﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ*﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا*﴾ (بنی إسرائيل: ٨٠)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعہ ۷ اپریل ۱۹۹۵ء شمارہ ۱۴

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں میرا انکار اچھے ثمرات نہیں پیدا کرے گا

"میرے پاس وہی آتا ہے جس کی فطرت میں حق سے محبت اور اہل حق کی عظمت ہوتی ہے۔ جس کی فطرت سلیم ہے وہ دور سے اس خوشبو کو جو سچائی کی میرے ساتھ ہے سونگھتا ہے اور اسی کشش کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کو عطا کرتا ہے میری طرف اس طرح کھنچے چلے آتے ہیں جیسے لوہا مقناطیس کی طرف جاتا ہے۔ لیکن جس فطرت میں سلامت روی نہیں ہے اور جو مردہ طبیعت کے ہیں ان کو میری باتیں سود مند نہیں معلوم ہوتی ہیں۔ وہ ابتلا میں پڑتے ہیں اور انکار پر انکار اور تکذیب پر تکذیب کر کے اپنی عاقبت کو خراب کرتے ہیں اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کہ ان کا انجام کیا ہونے والا ہے۔

میری مخالفت کرنے والے کیا نفع اٹھائیں گے؟ کیا مجھ سے پہلے آنے والے صادقوں کی مخالفت کرنے والوں نے کوئی فائدہ کبھی اٹھایا ہے؟ اگر وہ نامراد اور خاسرہ کر اس دنیا سے اٹھے ہیں تو میرا مخالف اپنے ایسے ہی انجام سے ڈر جاوے کیونکہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں۔ میرا انکار اچھے ثمرات نہیں پیدا کرے گا۔ مبارک وہی ہیں جو انکار کی لعنت سے بچتے ہیں اور اپنے ایمان کی فکر کرتے ہیں جو حسن ظنی سے کام لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ماموروں کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان کا ایمان ان کو ضائع نہیں کرتا بلکہ برومند کرتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ صادق کی شناخت کے لئے بہت مشکلات نہیں ہیں۔ ہر ایک آدمی اگر انصاف اور عقل کو ہاتھ سے نہ دے اور خدا کا خوف مدنظر رکھ کر صادق کو پرکھے تو وہ غلطی سے بچالیا جاتا ہے۔ لیکن جو تکبر کرتا ہے اور آیات اللہ کی تکذیب اور ہنسی کرتا ہے اس کو یہ دولت نصیب نہیں ہوتی۔

یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پر آشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ کو قائم کیا۔ میں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اس کی عزت اور وقعت ان کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانہ سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اس قدر سب وشتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہو اور قرآن شریف کی ہتک ہوتی ہو؟ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے اور بعض وقت میں اس درد سے بے قرار ہو جاتا ہوں کہ ان میں اتنی حس بھی باقی نہ رہی کہ اس بے عزتی کو محسوس کر لیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سب وشتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفین اسلام کے منہ بند کر کے آپ کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اس توہین کے وقت اس صلوٰۃ کا اظہار کس قدر ضروری ہے اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی صورت میں کیا ہے۔

مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات ونشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔

اس قدر صورتیں اس سلسلہ کی سچائی کی موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلہ کی عظمت کو دکھایا ہے۔

کم فہم لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ میں اپنے مدارج کو حد سے بڑھاتا ہوں

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

حضرت امام جماعت احمدیہ سے احباب جماعت کا جتنا قریبی رابطہ آج اس دور میں، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے، نصیب ہے اس کی مثال اس سے پہلے کبھی دیکھنے اور سننے میں نہیں آئی۔ اس احسان باری تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے کہ ان دنوں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اکناف عالم میں پھیلے ہوئے احمدیوں کی روزانہ ملاقات ہو جاتی ہے اور پھر ملاقات بھی پورے ایک گھنٹہ کی۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ حضور انور احمدی گھرانوں میں ورود فرما ہوتے ہیں اور مختلف دینی، علمی اور متفرق نوعیت کے امور پر اظہار خیال فرماتے ہیں۔ یہ مجالس امام وقت سے ایک زندہ اور براہ راست رابطہ کا ذریعہ بھی ہیں اور دیکھنے اور سننے والوں کو علمی لحاظ سے بھی مالا مال کر دیتی ہیں۔

گزشتہ ہفتہ کی مجالس کا ایک مختصر اشاریہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے۔

۱۷ مارچ بروز ہفتہ :

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بچوں کے ساتھ ایک پروگرام بعنوان "ملاقات" دوبارہ دکھایا گیا۔ پہلی بار یہ پروگرام ۱۴ جنوری ۱۹۹۵ء کو دکھایا گیا تھا۔

۱۸ مارچ بروز اتوار :

آج کے "ملاقات" پروگرام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انگریز احمدیوں کے ساتھ مجلس سوال وجواب ہوئی۔ جس میں حسب ذیل سوالات کئے گئے۔

(۱) بینک سے جو سود ملتا ہے کیا وہ اپنے غریب رشتہ داروں پر خرچ کیا جا سکتا ہے؟

(۲) شیعہ کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ حضور انور سے درخواست ہے کہ اس امر پر روشنی ڈالیں۔

(۳) مرنے کے بعد انسان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟

(۴) مسلمان تو اپنے مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں جبکہ بعض عیسائی اسے جلاتے ہیں۔ اس پر تبصرہ؟

(۵) فوت شدگان کو تدفین سے پہلے جو غسل دیا جاتا ہے کیا وہ مردہ کے احترام کی وجہ سے ہے؟

(۶) مرنے کے بعد ایک روحانی جسم دیا جائے گا اگر وہ مادی جسم نہیں ہوگا تو عذاب کیسے محسوس کرے گا؟

(۷) بعض مسلمان یہ سوال کرتے ہیں کہ امام مہدی کے آنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

(۸) اسلامی شادیوں میں انتخاب والدین کرتے ہیں اور لڑکے اور لڑکی کو ملاقات کا بہت مختصر موقعہ دیا جاتا ہے جبکہ انہوں نے ساری زندگی اکٹھے گزارنی ہوتی ہے۔ اس بارہ میں حضور کیا فرماتے ہیں؟

(۹) عراق میں مسلمانوں پر اب تک پابندیاں عائد ہیں اور بچے وہاں خوراک کی قلت کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ دنیا کی اسلامی حکومتیں اپنے ان مسلمان بھائیوں کی مدد کیوں نہیں کرتیں؟

۲۰ر مارچ بروز سوموار :

حسب پروگرام آج ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۷۱ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لی۔ اس کلاس کے دوران حضور انور نے مرکزی ڈسپنسری کے قیام کا منصوبہ بیان فرمایا اور اس سلسلہ میں ہدایات دیں۔ نیز دوائیوں کے بکس کی تیاری کے سلسلہ میں بھی تفصیلی ہدایات دیں۔

۲۱ر مارچ بروز منگل :

نیچرل کیور کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۷۲ لی۔ کلاس کے دوران مختلف بیماریوں کی علامات اور ان کے طریقہ علاج کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے مرگی اور عام بیہوشی کا فرق نہایت تفصیل سے بیان فرمایا۔ نیز واضح فرمایا کہ یہ دونوں تکالیف دو مختلف چیزیں ہیں۔ علاوہ ازیں اس ضمن میں مخالفین اسلام کے اس الزام کی دلائل کے ساتھ پر زور تردید فرمائی جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ کو مرگی تھی۔

۲۲ر اور ۲۳ر مارچ بروز بدھ اور جمعرات :

ان دو دنوں میں حسب معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ترجمۃ القرآن کی کلاسز لیں جن میں علی الترتیب سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۴۰ تا ۱۴۶ (نصف اول) اور نمبر ۱۴۶ (نصف آخر) سے آیت نمبر ۱۵۳ تک کا ترجمہ سکھایا اور ضروری تشریح بھی بیان فرمائی۔

۲۴ر مارچ بروز جمعۃ المبارک :

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ عام مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ سوالات یہ تھے۔

۱۔ کیا قرآن کریم کو چومنا جائز ہے؟

۲۔ کیا قرآن کریم پڑھ کر کسی فوت شدہ شخص کو بخشا جا سکتا ہے؟

۳۔ بعض عورتیں کہتی ہیں کہ بیٹی اگر سسرال میں فوت ہو جائے تو اس کا کفن میکے کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

۴۔ کیا برادری میں بھاجی تقسیم کرنا جائز ہے؟

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

آنکھوں کی ٹھنڈک

دنیا میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ خود اور اس کے عزیز و اقارب، اس کے ازواج، اس کی اولاد، اس کے تعلق رکھنے والے صحت و تندرستی کے ساتھ ہمیشہ خوش اور خوشحال رہیں۔ کوئی دکھ اور تکلیف انہیں نہ پہنچے۔ ہر شر سے وہ محفوظ رہیں۔ ان کی زندگیاں کامیاب و بامراد ہوں اور ایک دوسرے کو اس طرح خوش اور فرخندہ حال دیکھ کر ان کی آنکھیں ایک دوسرے سے ٹھنڈی رہیں۔ چنانچہ لوگ اس کے لئے بڑے جتن کرتے ہیں۔ بعض کے نزدیک جسمانی صحت اور ظاہری حسن و خوبصورتی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور وہ اس کے لئے طرح طرح کی غذائیں استعمال کرتے، جسمانی ورزش کرتے اور اپنی خوبصورتی کو قائم رکھنے کے لئے مختلف ادویات کا استعمال کرتے ہیں۔ بعض کے نزدیک تعلیم زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور تمام کامیابیوں کی جڑ وہ حصول علم کو قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے بڑے آدمی بنیں اور ان کا نام دنیا میں روشن ہو اور اس طرح وہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ بعض اموال کو ترجیح دیتے ہیں اور جس طرح بھی بن پڑے وہ اموال کمانے اور امیر کبیر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ اس طرح معاشرے میں ان کی عزت و وقار میں اضافہ ہو گا۔ وہ غربت کی تکلیفوں سے نجات پائیں گے اور خوشحالی نصیب ہو گی۔ ان سب باتوں کی اہمیت اپنی جگہ لیکن اگر آپ گہری نظر سے تجزیہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ان میں سے کسی بھی چیز کو دوام حاصل نہیں۔ حسن و خوبصورتی، اچھی صحت، اعلیٰ تعلیم، اموال و جائداد بالآخر یہ سب چیزیں زوال پذیر ہیں ان میں سے کسی چیز کو بقا حاصل نہیں اور بعض دفعہ یہی چیزیں انسان کے لئے بجائے خوشی اور راحت کا موجب بننے کے اس کے ذلت اور بدنامی اور کئی قسم کی مشکلات اور مصائب کا باعث ہو جاتی ہیں۔ اس لئے حتمی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ یہ چیزیں کسی کے لئے حقیقی اور دائمی طور پر آنکھوں کی ٹھنڈک اور قلبی راحت اور تسکین کا موجب ہو سکتی ہیں۔

قرآن کریم نے عباد الرحمان کی ایک علامت یہ بتائی ہے کہ وہ اپنے ازواج اور دریات کی طرف سے "قرۃ اعین" یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ اور اس کی وضاحت بھی ساتھ یہ قرآن کریم نے ان الفاظ میں فرمائی "واجعلنا للمتقین اماما" کہ ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ گویا عباد الرحمان یہ کہتے ہیں کہ خدایا ہمارے ازواج اور ذریات کو متقی بنا کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی فرما۔ اور قرآن مجید سے ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جو تقویٰ اختیار کرتا ہے، جو خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالیتا ہے، جو اس کی پناہ میں آجاتا ہے وہ ہر شر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ وہ ہر قسم کے خوف اور حزن سے امن میں آجاتا ہے۔ متقی کے لئے آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ وہ دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ اس سے جو کمزوریاں سرزد بھی ہوں تو خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ اور ان کے بد اثرات سے اسے بچالیتا ہے۔ جو تقویٰ اختیار کرے خدائے علیم و حکیم خود اسے علم سکھاتا ہے اور حقائق اشیاء تک رسائی بخشتا ہے۔ اس کے کاموں میں آسانی پیدا کی جاتی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

> "خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے گا اسے تمام مشکلات سے نجات ملے گی اور ایسے طور پر اسے رزق دے گا کہ اسے علم بھی نہ ہو گا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے اور اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا کفیل ہو لیکن یہ بات جیسا کہ خود اس نے فرمایا تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے"۔

پھر متقی کے متعلق یہ بتایا کہ خدا اس سے محبت کرتا ہے اور جس سے خدا محبت کرے فرشتے اس کے حکم سے اس شخص کی محبت تمام سعید فطرت لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی قبولیت زمین میں پھیلائی جاتی ہے۔ پھر تقویٰ سے زینت اعمال پیدا ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور اس کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا "ان اولیاءہ الا المتقون (انفال: ۳۵)" اور اللہ جس کا ہو جاتا ہے دنیا بھی اس کی ہو جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے۔ پس متقی کی زندگی نہایت کامیاب اور بامراد ہوتی ہے۔ اسے علم بھی عطا ہوتا ہے، عزت بھی عطا ہوتی ہے، رزق بھی بخشا جاتا ہے اور وہ خدا کی امان میں آنے کے باعث، اس کی دوستی اور قرب کے نتیجہ میں ہر قسم کے مصائب سے امن میں آجاتا ہے۔ لیکن اس کی خوشحالی اور کامیابی صرف اس دنیا تک محدود نہیں رہتی بلکہ "والآخرة خير لمن اتقى" کے مصداق اس کا ہر آنے والا لمحہ پہلے سے زیادہ اچھا اور بہتر اور برکتوں والا ہوتا ہے۔ متقی مقام امین میں ہوتا ہے۔ اس کے لئے مرنے کے بعد حسن مآب ہے۔ نیک انجام بھی اسی کے لئے مقدر ہے۔ متقین کو "مفازا" عظیم الشان کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں۔

پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو، آپ کے ازواج اور اولاد کی طرف سے دائمی خوشی نصیب ہو اور سچی اور ابدی قلبی راحت اور تسکین عطا ہو اور آپ کی آنکھیں ہمیشہ ان کی طرف سے ٹھنڈی رہیں تو قرآن مجید میں سکھلائی گئی یہ دعا مانگیں۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (الفرقان)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں مانگیں ان میں فرمایا:

نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا □ مصیبت کا الم کا بے بسی کا
یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا □ جب آوے وقت میری واپسی کا

اور آپ نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ:

> "خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو...... خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم حقیقی تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے ہوں اور ہمارے ازواج اور ذریات بھی، تا ہماری آنکھیں ہمیشہ ایک دوسرے کی طرف سے ٹھنڈی رہیں۔

احادیث النبی ﷺ

●●● عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد اور پھر اپنے دادا رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

●●● عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ

(ابن ماجہ ابواب الادب باب بر الوالد)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

بن گیا عکس رخ محبوب سے گھر آئینہ

(از کلام حضرت حافظ مختار شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ)

کیوں نہ ہو حیران تجھ کو دیکھ کر ہر آئینہ
تو سراپا نور کی تصویر ہے ہر آئینہ
آئینے میں عکس عارض اور رخ پر آئینہ
آئینہ بر آئینہ ہے، آئینہ در آئینہ
سقف و بام آئینہ، دیوار آئینہ، در آئینہ
بن گیا عکس رخ محبوب سے گھر آئینہ
تیرے رخ کے روبرو جب ہے مکدر آئینہ
پھر پسند آئے ہمیں کیا خاک پتھر آئینہ
جب سے دیکھی ہے کسی کے روئے روشن کی جھلک
مہر و مہ حیرت زدہ ہیں اور ششدر آئینہ
یوں مرے آئینہ دل میں ہے یاد روئے یار
جلوہ گر جس طرح آئینے کے اندر آئینہ
سامنے ان کے رخ روشن کے سب بے آب و تاب
شمع محفل، ماہ انور، مہر خاور، آئینہ
پوچھئے مجھ سے صفاؤ برش تیغ نگاہ
اہل جوہر پر ہے حال اہل جوہر آئینہ
جب سے اے مختار یوسف چاہ میں ڈالے گئے
بھائیوں کا ہوگیا احوال ہم پر آئینہ

دینی مدارس یا تخریب کاری کے اڈے؟

پاکستان میں فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے کا ذمہ دار کون ہے؟

(رشید احمد چوہدری)

دنیا کا واحد ملک پاکستان ہے جہاں نام نہاد دینی مدارس میں مولویوں کی افزائش برسات کے مینڈکوں کی طرح ہو رہی ہے۔ جہاں ایک ملاں بننے کے لئے کسی کوالی فی کیشن کی ضرورت نہیں۔ صرف ڈاڑھی کے بال بڑھانا اور اپنے مخالف عقیدہ رکھنے والے کو بے پناہ مغلظات سنانا ہی "عالم" کہلانے کے لئے کافی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ایک ملاں عوام کے پیسے پر ہی پلتا ہے مگر بجائے قوم کا شکر گزار ہونے کے پیر تسمہ پاکی طرح اسی کے سر پر سوار ہو کر اور اس کا خون نچوڑ کر زندہ ہے۔ آج کا ملاں معاشرے میں سرطان کی حیثیت رکھتا ہے جس کی جڑیں روز بروز گہری ہوتی جا رہی ہیں اور آہستہ آہستہ یہ پوری قوم اور ملک کو مفلوج بنا رہا ہے سوائے اس کے کہ قوم کے زیرک، سمجھ دار اور محب وطن ارباب اقتدار عمل جراحی سے اس ناپاک وجود کو کاٹ کر علیحدہ کر دیں۔ پاکستان میں ملاؤں نے لوگوں کو باور کرا رکھا ہے کہ اسلام وہی ہے جو ملاں پیش کرتے ہیں حالانکہ اصل اسلام بالکل الگ چیز ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان ملاؤں نے اپنی کرتوتوں کی وجہ سے اسلام کے اصل چہرے کو اتنا بگاڑ دیا ہے کہ دنیا ان کے پیش کردہ اسلام کی طرف نفرت کی نگاہوں سے دیکھنے لگی ہے اور اس طرح نہ صرف ملک بلکہ اسلام بھی دنیا بھر میں بدنام ہو رہا ہے۔ اگرچہ ملک کے نامور ادیب اور نبض شناس لیڈر قوم کو جھنجوڑ کر فرقہ واریت کی اس آگ سے بچانے کی کوششوں میں مصروف ہیں جس کے بھڑکانے میں "دینی مدارس" اور ان سے فارغ التحصیل "علماء" کا نمایاں ہاتھ ہے تاہم وہ اس جنگ میں بظاہر مغلوب ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ کوئی زمانہ تھا کہ دینی مدارس سے فارغ التحصیل طلبہ کی بھاری تعداد صرف دینی امور سے شغف رکھتی تھی اور سیاست میں دخل دینے کی قائل نہ تھی۔ یہ لوگ علمی بالغ نظری اور بلند حوصلگی کے حامل ہوتے تھے۔ جس سے معاشرے میں امن اور رواداری کی فضا قائم ہوتی تھی مگر آج کل جو کھیپ ان نام نہاد دینی مدارس میں تیار ہو رہی ہے وہ الاماشاءاللہ تخریب کاروں اور دہشت گردوں کی ہے جو اپنے مخالفوں کی مساجد و عبادتگاہوں میں جا کر بم دھماکے کرتے ہیں اور نمازیوں کے قتل سے بھی باز نہیں آتے۔

فرقہ واریت کا گھر

گزشتہ سال حکومت پاکستان کی انسانی حقوق پر سینٹ کی کمیٹی نے دینی مدارس کی ہیئت اور کارکردگی پر تبصرہ کرتے ہوئے کئی ایک تشویش ناک انکشافات کئے تھے جو حکومت کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھے۔ اے۔ پی۔ پی کی جاری کردہ خبر کے مطابق:

"انسانی حقوق پر سینٹ کی کمیٹی نے حکومت سے کہا ہے کہ مدرسوں کو معاشرے کے لئے مفید بنانے کی خاطر ان کا نصاب اور طریقہ کار نئے سرے سے تشکیل دیا جائے۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کمیٹی کے چیئرمین خلیل نے مدرسوں کو فرقہ واریت کا گھر قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ مدرسے مذہبی انتہاپسندی پیدا کر رہے ہیں .... ملک میں ضرورت سے زیادہ علماء پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ مدرسے ریاست کے اندر ایک ریاست ہیں۔ اپنے کام کے حوالے سے کسی اور کے سامنے جوابدہ نہیں۔ اگر ہم نے انہیں نہ روکا تو پھر انہیں قابو میں کرنا بہت مشکل ہو گا"۔ (روزنامہ جنگ لندن ۷ ستمبر ۱۹۹۴ء)

اس بروقت انتباہ کے باوجود حکومت کی آنکھیں نہ کھلیں۔ اس کے لائحہ عمل میں کوئی تبدیلی نہ آئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں دن بدن فرقہ واریت کی آگ بھڑکتی گئی۔ دینی مدارس ملک میں دینی منافرت پھیلانے اور کلاشنکوف کلچر کو فروغ دینے میں مصروف رہے اس طرح ملک میں فرقہ پرست جماعتوں کے ہاتھوں میں خطرناک ہتھیاروں کی وجہ سے دہشت گردی کی فضا قائم ہوتی گئی اور امن کا مسئلہ روز بروز گھمبیر ہوتا گیا۔ چنانچہ اس صورت حال کی وجہ سے ملک کا امن پسند شہری یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ یہ کون سا اسلام ہے جو دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے۔

گزشتہ سال ہی پاکستان کے انسانی حقوق کے کمیشن نے ایک رپورٹ شائع کی تھی جس نے نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی لوگوں کو چونکا دیا تھا۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ میانوالی کے نزدیک ایک مدرسہ میں چار سال سے پندرہ سال تک کے طالبعلموں کو جانوروں کی طرح موٹی موٹی زنجیروں سے باندھ کر رکھا جاتا ہے۔

منتظمین مدرسہ سے جب اس بارہ میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ان لڑکوں کے والدین ان سے تنگ ہیں اور یہ کہ انہی کے ایماء پر انہیں زنجیروں میں جکڑا گیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کے ساتھ دین کے نام پر انسانیت سوز سلوک سے ایسا لگتا ہے کہ یہ بچے کوئی خطرناک مجرم ہیں۔ ظاہر ہے کہ تشدد اور ظلم کے تاریک سایہ تلے تعلیم پانے والے یہ بچے فارغ التحصیل ہو کر جب معاشرے میں قدم رکھیں گے تو وہ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ پورے معاشرہ سے لیں گے اور دہشت گرد بن کر سوسائٹی میں فساد کا موجب بن جائیں گے۔

اس صورت حال پر ملک کے دانشوروں نے متعدد بار قلم اٹھایا ہے اور حکومت کو اس خطرناک صورت حال کی طرف توجہ دلائی ہے خود حکومت کی بعض ایجنسیوں کی رپورٹیں بھی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ملک خانہ جنگی کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے چنانچہ ملک کے ایک مقالہ نویس نوید الٰہی صاحب نے روزنامہ جنگ میں "فرقہ واریت ـــ ایک ناسور" کے عنوان سے لکھا۔ جس میں کہا:

"دینی درس گاہوں میں عمومی طور پر فرقہ وارانہ تعلیمات کے ذریعے نوجوانوں کے معصوم دلوں میں نفرتوں کے الاؤ دہکائے جاتے ہیں اور فرقہ واریت کی چنگاریاں شعلے بن کر معاشرے میں آتشزدگی کا باعث بن رہی ہیں"۔ (جنگ لندن ۸ اگست ۱۹۹۴ء)

دہشت گردی کے مراکز

اور جنگ لندن مورخہ ۷ نومبر ۱۹۹۴ء کی ایک خبر کے مطابق:

"ایک خفیہ اور حساس ایجنسی نے کراچی کی موجودہ صورت حال پر ایک رپورٹ تیار کی جو وفاقی حکومت کو بھیجی گئی ..... رپورٹ میں مذہبی تنظیموں کے ان نوجوانوں کو بھی ملوث قرار دیا گیا ہے جن کو تدریسی اداروں میں باقاعدہ دہشت گردی کی تربیت دی جاتی ہے۔

اسی طرح جنگ لندن اپنی ۲۹ نومبر ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں "پنجاب میں فرقہ وارانہ واقعات میں ۴۰ فیصد اضافہ" کے عنوان سے محکمہ داخلہ کی ایک خفیہ رپورٹ جو وزیر اعلیٰ پنجاب کو فرقہ واریت کے بارے میں بھجوائی گئی ہے کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"فرقہ وارانہ تنظیموں نے اپنی باقاعدہ مسلح فورسز قائم کر لی ہیں۔ پنجاب میں صورت حال خانہ جنگی کے قریب پہنچ گئی ہے اور بعض فرقہ وارانہ تنظیموں کے پاس راکٹ لانچر تک موجود ہیں"۔

ملکی اور غیر ملکی امداد

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان دینی تنظیموں کے پاس ان مہلک ہتھیاروں کے لئے سرمایہ کہاں سے آیا؟ جب اس کا کھوج لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ بیشتر دینی مدارس غیر ملکی امداد پر چلتے ہیں۔ چنانچہ مولانا طاہر القادری اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"پاکستان کی تمام مذہبی اور دینی جماعتیں ملکی اور غیر ملکی امداد پر چل رہی ہیں"۔

(جنگ لندن ۸ اکتوبر ۱۹۹۴ء)

اور یہ رقم کیسے خرچ ہوتی ہے؟ اس سلسلہ میں گھر کے ایک بھیدی مولانا احمد شاہ نورانی کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔ وہ کہتے ہیں:

"مذہبی جماعتوں کو بیرونی ملکوں سے براہ راست امداد ملنے والی رقم دہشت گردی کے لئے استعمال کی جاتی ہے"۔ (جنگ لندن ۲۶ نومبر ۱۹۹۴ء)

حکومت کا اظہار تشویش اور دینی مدارس کے متعلق کاروائی کی دھمکی پر مشتمل بیانات

ان تعلیمی اداروں میں دہشت گردی کی تعلیم کے سبب ملک میں امن و امان کی صورت حال ابتر ہوتی گئی جس پر عوام کی تشویش لازمی تھی۔ ملک کے ارباب اختیار نے اس کا نوٹس لیا اور اپنے بیانات میں اس صورت حال کو سدھارنے کا اظہار کیا۔ چند بیانات آپ بھی ملاحظہ فرمائیے:

☆ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا:

"جو دینی مدرسے اسلام کی تعلیم دینے کی بجائے قتل و غارت اور کلاشنکوف پکڑنے کی تربیت دیتے ہیں ایسے اداروں کے خلاف صرف کاروائی پر اکتفا نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ ان قانون شکن اداروں کو ختم کر دینا چاہئے ...... انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں ایسی تنظیمیں قائم ہو گئی ہیں جو منظم ہو کر پاکستان کے خلاف تحریک چلا رہی ہیں"۔ (روزنامہ مشرق لاہور، یکم اگست ۱۹۹۴ء)

☆ وزارت داخلہ کے ایک اعلان کے مطابق:

"چاروں صوبوں میں پہلے سے تمام پونے دو لاکھ سے زائد دینی درسگاہوں کے بارے میں چھان بین کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں"۔

(جنگ لندن ۲۵ ستمبر ۱۹۹۴ء)

☆ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا:

"بعض دینی مدرسوں میں کمسن اور معصوم طالبعلموں کو ہتھکڑیوں، بیڑیوں میں جکڑنے اور انہیں تشدد کا نشانہ بنانے کا سخت نوٹس لیتے ہوئے ایف۔ آئی۔ اے کو ایسے مدارس کے خلاف تحقیقات کا حکم دے دیا ہے"۔ (جنگ لندن، ۳ نومبر ۱۹۹۴ء)

☆ گورنر پنجاب کا ایک اور بیان ملاحظہ فرمائیے۔ وہ فرماتے ہیں:

"مذہبی منافرت پھیلانے والے دینی مدرسوں کو بند کرا دیا جائے گا ...... ایسے مدرسوں میں صرف جاہل ہی پیدا ہوتے ہیں اور ان کی چھان بین کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی ڈیوٹی لگائی جائے گی کہ وہ دیکھیں کہ ایسے مدرسوں میں کیا پڑھایا جاتا ہے، ان کا نصاب کیا ہے اور یہ مدرسے کن بنیادوں پر چل رہے ہیں۔ .... پنجاب حکومت حرکت میں آ گئی ہے اس سلسلے میں کام شروع کر دیا گیا ہے اور اب اگلا قدم یہ ہو گا کہ غلط مدرسے بند کر دئے جائیں گے کیونکہ ایسے مدرسے صرف خرکاروں کے بیگار کیمپ ہیں"۔ (جنگ لندن، ۵ دسمبر ۱۹۹۴ء)

☆ اور وزیر داخلہ جنرل نصیر اللہ بابر نے کہا:

"فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے ملک بھر میں دینی مدرسوں کی رجسٹریشن کے بعد ان کے اکاؤنٹس آڈٹ کئے جائیں گے۔ دینی مدرسوں کو ریگولیٹ کرنے کے لئے بہت جلد ایک بل اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ (جنگ لندن، ۳ جنوری ۱۹۹۵ء)

☆ اور صدر پاکستان جناب لغاری صاحب نے فرمایا:

"دینی مدارس کو تخریب کاری کا گڑھ نہیں بننے دیں گے"۔ (جنگ لندن، ۶ جنوری ۱۹۹۵ء)

حکومت کے ان بیانات سے بظاہر یہ لگتا تھا کہ وہ ان ملک دشمن عناصر کے خلاف سخت قدم اٹھانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے اور پیشتر اس کے کہ فرقہ واریت کی وجہ سے دہشت گردی ملک میں بہت بڑی تباہی کا باعث بن جائے اور پوری قوم کو لے ڈوبے یہ توقع کی جاتی تھی کہ حکومت اس فتنہ کی روک تھام کرے گی۔ مگر بدقسمتی سے ایسا نہ ہوا۔

fozman
foods
A LEADING BUYING
GROUP FOR
GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD,
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 6464 &
081 553 3611

دینی مدارس کی طرف سے حکومت کے خلاف طبل جنگ

دینی مدارس کے سرپرست علماء نے حسب عادت حکومت کے ان بیانات پر خوب واویلا کیا اور شدید رد عمل کا اظہار کیا۔ انہوں نے برملا کہا کہ حکومت کو دینی مدارس میں کسی قسم کے دخل اندازی کا حق نہیں۔ اور اگر حکومت باز نہ آئی تو اس کے خلاف طبل جنگ بجا دیا جائے گا۔ حکومت کے خلاف جوابی کاروائی کرنے کے لئے ملاؤں نے راتوں رات ایک نئی تنظیم "تحفظ مدارس و مساجد" بنا ڈالی اور ۲۷ جنوری ۱۹۹۵ء کو ملک بھر کی مساجد میں یوم احتجاج منایا گیا اور حکومت کے ان فیصلوں کے خلاف قرار دادیں پاس کی گئیں۔

اس کی خبر دیتے ہوئے جنگ لندن نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۹۵ء میں لکھا.

"دینی مدارس اور علوم اسلامیہ کے مراکز کے بارے میں حکومت کی پالیسی اور اقدامات کے حالیہ اعلانات کے خلاف آج ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا اور مظاہرے کئے گئے۔ جامع مسجد منصورہ میں نماز جمعہ کے اجتماع میں ایک قرار داد منظور کی گئی جس میں دینی مدارس کے بارے میں وزیر اعظم، وزراء اور صوبائی گورنر کے بیانات کی مذمت کی گئی اور حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ وہ قوم کے دینی جذبات سے نہ کھیلے۔ دینی تعلیم کے مراکز پر کسی قسم کی پابندی لگانے یا ان میں مداخلت کرنے کی حماقت سے باز رہے"۔

مولویوں کے احتجاجات پر تبصرہ کرتے ہوئے گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا.

"بیرونی امداد سے چلنے والے دینی مدارس جو دہشت گردوں کی تربیت کی آماجگاہیں ہیں انہیں حکومت سختی سے ختم کرے گی .... دینی مدارس پر حکومتی پابندی کے فیصلے کے خلاف علماء کی طرف سے احتجاج کے اعلان کے متعلق ایک سوال کے جواب میں گورنر پنجاب نے کہا کہ بعض کاروباری مولوی جن کی تعداد دو یا تین درجن سے زائد نہیں وہ اسے ایشو بنانا چاہتے ہیں"۔

مولویوں کے بیانات جو اخبارات میں شائع ہوئے آپ بھی ملاحظہ فرمایئے.

☆ مولوی سمیع الحق نے کہا.

"ہم وفاقی کابینہ کے فیصلوں کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ دینی مدارس کا تحفظ کریں گے"۔

(جنگ لندن، ۲۵ جنوری ۱۹۹۵ء)

☆ مولانا عبدالمالک نے کہا.

"ہم حکومت کے عزائم کے خلاف متحد ہو کر تحریک چلائیں گے اور ملک سے لادینیت اور اس کے سرپرستوں کا جنازہ نکال کر دم لیں گے ...... انہوں نے کہا کہ جب تک حکومت علماء کرام سے معافی نہیں مانگ لیتی اور اپنے ناپاک ارادوں سے باز نہیں آ جاتی اس وقت تک تحریک جاری رہے گی"۔

(جنگ لندن، ۲۸ جنوری ۱۹۹۵ء)

☆ مولانا فضل الرحمان نے کہا.

"حکومت نے فوری طور پر دینی معاملات میں مداخلت بند نہ کی تو اس حکومت کے خلاف طبل جنگ بجا دیا جائے گا۔ دینی مدارس پر قدغن غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے لگائی جا رہی ہے مگر اندرون ملک ایسا طوفان آٹھے گا جس میں حکمران ہمیشہ کے لئے غرق ہو جائیں گے"۔

(جنگ لندن، ۲۷ جنوری ۱۹۹۵ء)

☆ مفتی رفیع عثمانی کہتے ہیں:۔

"دینی مدارس کے تحفظ کے لئے ہم اپنے بچوں کو بھی قربان کر سکتے ہیں ...... انہوں نے تمام مدارس کے ذمہ داروں سے کہا ہے کہ وہ اپنے مدارس میں فوجی ٹریننگ دیں"۔

(جنگ لندن، ۳۰ جنوری ۱۹۹۵ء)

جہاد کے نام پر قتل و غارت کی تربیت کے مراکز

جہاں تک فوجی ٹریننگ کا تعلق ہے پاکستان سے شائع ہونے والے ایک انگریزی روزنامہ "دی نیوز آن فرائیڈے" کی ۲۳ دسمبر ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں خالد حسین لکھتے ہیں:۔

"پاکستان میں گوریلا ٹریننگ حاصل کرنا کوئی مشکل مسئلہ نہیں۔ ملک بھر میں کئی Cell کھلے ہوئے ہیں۔ دینی مدرسے ہیں جو اسلحہ کی تربیت کا انتظام کرتے ہیں ...... دینی مدارس میں جہاد کے نام پر لوگوں کو قتل و غارت کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے بیان کے مطابق ٹریننگ کا مختصر کورس دس ہفتہ کا اور فل کورس ۸ ماہ کا ہے جس میں گوریلا ٹریننگ، جوڈو، کراٹی، ہر قسم کے آتشیں اسلحہ کا استعمال، روٹ پلاننگ، دشمن کی نقل و حرکت کی نگرانی اور پکڑے جانے کے موقع پر خود کشی کی ٹریننگ شامل ہے۔

ٹریننگ کے دوران تمام خرچہ دینی تنظیمیں، افغان سپورٹرز یا سعودی عرب کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ پروگرام میں فرقہ کے مخصوص عقائد کے علاوہ ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام برین واشنگ کی جاتی ہے تاکہ زیر تربیت افراد قتل و غارت کر سکیں۔ ایک آدمی کی ٹریننگ پر کل خرچ ڈیڑھ لاکھ روپے آتا ہے"۔

چنانچہ ان گروہوں کا قتل و غارت میں حصہ لینا کوئی خفیہ بات نہیں رہی۔ اس لئے کراچی کے حالیہ فسادات میں جب ان دینی اداروں کے طالبعلموں کے ملوث ہونے کی خبر شائع ہوئی [دیکھیں جنگ لندن، ۷ نومبر ۱۹۹۴ء] تو کسی کو مطلق کوئی اچنبہ نہیں ہوا۔

اسی طرح اخبار جنگ لندن اپنی ۸ مارچ ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں مندرجہ ذیل خبر دیتا ہے:۔

"پنجاب کے ۷۴۶ دینی مدارس فرقہ واریت میں ملوث ہیں" خبر میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب کے کل ۲۵۱۲ دینی مدارس میں سے ۹۰۰ حکومت کے زکوٰۃ فنڈ سے امداد وصول کرتے ہیں جبکہ باقی مدرسے ملک اور بیرون ملک تنظیموں، ہمدردوں اور دیگر ذرائع سے عطیات وصول کرتے ہیں"۔

جنگ لندن کی اسی اشاعت میں صدر پاکستان لغاری صاحب کا بیان بھی شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں واقع مساجد کو ملک دشمن عناصر مہلک ہتھیار مہیا کرتے ہیں۔

مزید فکر انگیز انکشافات

پاکستان کی اس صورت حال پر غیر ملکی اخبارات نے بھی تبصرہ کیا ہے۔ چنانچہ برطانوی جریدے اکانومسٹ نے پاکستان کے بارے میں اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ۔ حکومت مجاہدین کو غیر مسلح کرنے، مدارس میں یکساں نصاب رائج کرنے اور ان کے فنڈز کے ذرائع کی جانچ پڑتال کرنے پر غور کر رہی ہے لیکن اب تک یہ بات واضح نہیں کہ حکومت یہ مقصد کس طرح حاصل کرے گی جبکہ بیشتر مدارس کی طرف سے کہا گیا ہے کہ وہ کسی بھی قسم کے کنٹرول کی مزاحمت کریں گے۔ رپورٹ کے مطابق صدر ضیاء الحق کے دور میں سرکاری مالی امداد کے ذریعے ہزاروں مدرسے قائم کئے گئے تھے۔ حکومت مختلف مدارس کو سالانہ دس کروڑ روپے بطور امداد دیتی ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ فنڈ ان ملکوں کی طرف سے آتا ہے جو یہاں اپنے برانڈ کے اسلام کے فروغ کے خواہاں ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ۸۰ء کی دہائی میں ان میں سے بعض مدارس گوریلا ٹریننگ کے ادارے بن گئے تھے ..... رپورٹ میں مختلف فرقوں اور ان کے درمیان محاذ آرائی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ گروہ جدید اسلحہ سے لیس ہیں جن میں راکٹ لانچر اور آٹومیٹک رائفلوں کا مظاہرہ عام احتجاجی اجتماعات میں کیا جاتا ہے"۔

(جنگ لندن، ۳۰ جنوری ۱۹۹۵ء)

☆ اور اخبار انڈی پنڈنٹ آف سنڈے لندن اپنی ۵ مارچ ۹۵ء کی اشاعت میں ان مذہبی تنظیموں کے خطرناک ارادوں کے بارے میں یوں رقمطراز ہے:۔

"یہ مذہبی بنیاد پرست فوجی طور پر منظم ہیں۔ اگرچہ قومی انتخابات میں انہیں ۳ یا ۴ فیصد ووٹ حاصل ہوئے تھے تاہم ان کے پاس ہتھیار خریدنے کے لئے بے شمار سرمایہ موجود ہے اور وہ اس آتشیں اسلحہ کو استعمال کرنے میں دریغ بھی نہیں کرتے"۔

☆ اخبار فرنٹیئر پوسٹ پاکستان کی ۲۰ جنوری ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں دینی مدارس پر ایک طویل مقالہ شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کسی مذہبی گروپ کے ساتھ کتنے مذہبی ادارے ہیں اور ان میں کتنے طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہ بتایا گیا ہے کہ کل پاکستان میں بڑے بڑے دینی مدرسوں کی تعداد ۸۰۰۰ کے لگ بھگ ہے جس میں صوبہ پنجاب میں اڑھائی ہزار کی تعداد ہے۔ اس کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے:

دیوبندی ۹۷۲ مدارس میں ۱۰۰,۵۸۸ طلباء۔

بریلوی ۱۲۱۶ مدارس میں ۹۵,۱۹۰ طلباء۔

اہل حدیث ۱۷۴ مدارس میں ۱۸,۸۸۰ طلباء۔

اہل تشیع ۱۰۰ مدارس میں ۲,۰۲۲ طلباء۔

یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۳۶۶۰۷ فیصد مدارس کو حکومت پاکستان کی طرف سے امداد ملتی ہے۔ جبکہ ۶۳۰۹۳ فیصد غیر ملکی امداد پر چلتے ہیں۔ جن ملکوں سے امداد موصول ہوتی ہے ان کے نام یہ ہیں:

ایران، سعودی عرب، لیبیا، عراق، افغانستان، الجیریا، امریکہ، ملیشیا، لبنان، شام، کویت اور انڈیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر مذکورہ بالا ان تمام ممالک کو پاکستان سے اتنی ہمدردی کیوں ہے؟ یہ ممالک پاکستان کے دینی مدارس میں اتنی دلچسپی کیوں لینے لگے ہیں؟ جبکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کے اپنے ممالک میں ایک بھی ایسا مدرسہ نہیں جسے غیر ممالک امداد مہیا کرتے ہوں اور جہاں ان کی ایسی کاروائیوں کو برداشت کیا جاتا ہو جیسی کاروائیاں ان نام نہاد دینی اداروں میں پاکستان میں ہو رہی ہیں۔

ان تمام حقائق کی روشنی میں حکومت کے ارباب اقتدار کو چاہئے تھا کہ دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے سختی سے حالات کو کنٹرول میں لیتے بلکہ اپنی حکومت کے آغاز سے ہی ایسی خرافات کی بیخ کنی کرتے جو ضیاء الحق نے مکاری سے اسلام کا نام استعمال کر کے ملک میں شروع کی تھیں۔ ان کا محاسبہ کرتے اور ضیاء کی باقیات کو کلی طور پر ختم کرتے مگر انہوں نے صرف زبانی جمع خرچ کرنا مناسب سمجھا اور اگر کوئی عملی قدم اٹھایا بھی تو ملاؤں سے مذاکرات کرنے کا اعلان کیا جس کا نتیجہ سوائے ناکامی کے اور کچھ نہ نکلا۔

حکمرانوں کی توبہ

مولویوں کے ان مبنی بر تشدد بیانات کی وجہ سے حکومت کے بیانات میں بھی کمزوری آ گئی اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ مولویوں کی خوشامد پر اتر آئی ہے اور اپنے سابقہ بیانات سے تائب ہو کر معافی کی خواستگار ہے۔

چند ایک بیانات آپ بھی ملاحظہ فرمایئے:

☆ وفاقی وزیر اطلاعات نشریات خالد احمد کھرل نے کہا:۔

"حکومت دینی مدارس پر پابندی یا قبضے کا ارادہ نہیں رکھتی"۔ (جنگ لندن، ۴ جنوری ۱۹۹۵ء)

☆ "سرکاری ترجمان نے وضاحت کی ہے کہ حکومت دینی مدارس کی جانب سے دی جانے والی دینی و مذہبی تعلیم کی راہ میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ حائل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی"۔

(جنگ لندن، ۲۶ جنوری ۱۹۹۵ء)

اور وزیر اعظم کا بیان اس طرح شائع ہوا:۔

"وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے دینی مدارس کے فنڈز فوری طور پر بحال کرنے کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ ان مدارس کے طلباء کو بہتر سہولتیں فراہم کی جائیں تاکہ مذہبی تعلیم زیادہ پھیلے"۔

(جنگ لندن، ۲۹ جنوری ۱۹۹۵ء)

حکومت کی اس نرم پالیسی سے ایک طرف تو عوام الناس کی ساری امنگوں پر پانی پھر گیا اور وہ سمجھنے لگے کہ یا تو حکومت اس صورت حال سے نپٹنے کی اہلیت نہیں رکھتی یا پھر نپٹنا نہیں چاہتی اور دوسری طرف مساجد پر حملوں اور تشدد کے واقعات میں مزید اضافہ ہوتا گیا۔

چنانچہ ۱۶ فروری ۱۹۹۵ء کے اخبار جنگ میں مقالہ نگار مقبول الرحیم مفتی اپنے مقالہ "حرف محرمانہ" میں یوں رقمطراز ہیں:۔

"مارچ ۱۹۹۰ء سے لے کر جنوری تک کے اخبارات میں ۲۵ سے زائد مساجد پر فائرنگ، بم دھماکوں اور آتش زدگی کے واقعات کی خبریں شائع ہو چکی ہیں۔

باقی صفحہ نمبر (۱۲) پر ملاحظہ فرمائیں

PLANET EARTH PRESENTS
■ FUEL CATALYST: Cheaper fuel bills for people with a fuel catalyst plus exhaust emission is cut by 51%
■ ALARMS: Personal attack, Property alarms, Economizers
■ Air Care Products: Clinically proven vacuum cleaners for Asthma, Eczema, Rhinitis and other dust allergy problems
Call for more information or brochure:
Day 0181 365 7557 or 548 0514 after 7pm
Fax 0171 613 4252 - Ask for Mr. A. Vaince
Distributors required world wide

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS PHONE:
041 777 8568
FAX 041 776 7130

خطبہ جمعہ

مساجد کی تعمیر اور مساجد کی وسعت کا ایک نیا دور شروع ہونا چاہئے۔

توسیع مساجد ایک ایسا کام ہے جو جماعت کی توسیع سے گہرا تعلق رکھتا ہے

[انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے پانچ ملین پاؤنڈ کی مالی تحریک۔ بہت سے علوم کا دروازہ کھولنے والی رؤیا اور لیلۃ القدر کے مضامین کا روح پرور تذکرہ]

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۹۵ء مطابق ۲۴ تبلیغ ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

آج بہت انتظار کے بعد بالآخر وہ مبارک جمعہ کا دن آ پہنچا ہے جسے رمضان مبارک میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ آخری عشرہ میں واقع ہونے والا جمعہ اپنا کوئی رقیب بھی نہیں رکھتا ورنہ ممکن ہوتا ہے بعض دفعہ کہ آخری عشرے میں دو جمعے آ جائیں۔ آخری عشرے میں آیا ہے رمضان کا آخری جمعہ ہے جسے جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے لیکن یہ لفظ "جمعۃ الوداع" مجھے اس لئے پسند نہیں کہ بعض لوگ واقعتاً اسے وداع کرنے آتے ہیں۔ یہ وہ دن ہے جب مساجد سب سے زیادہ بھرتی ہیں سال بھر میں کوئی اور ایسا دن پیش نہیں کیا جا سکتا جب کہ مساجد کی آبادی اتنی ہو جائے، اس طرح بھرپور ہو جائیں مساجد جس طرح آج کے اس، لوگوں کے بقول جمعۃ الوداع میں مساجد بھرتی ہیں۔ اس ضمن میں پہلے بھی میں جماعت کو نصیحت کر چکا ہوں کہ یہ جمعہ تو آپ کے استقبال کے لئے آتا ہے۔ آپ کو ہمیشہ کے لئے اللہ کے گھر والا بنانے کے لئے اللہ کے گھر میں داخل کرنے کے لئے۔ تو یہ تو آپ کا استقبال کرنے آتا ہے سال کے بعد انتظار کے بعد، رمضان کی محنتوں اور مشقتوں اور دعاؤں کے بعد ان کی قبولیت کا نشان بن کے آتا ہے، دونوں بازو پھیلائے ہوئے آپ کو خوش آمدید کہتا ہے تو یہ اچھا سلوک نہیں کہ آپ اسے الوداع کا سلام کہہ کر چلے جائیں۔ ہمیشہ کے لئے مساجد کے ہو رہیں۔ یہ پیغام ہے جو جمعۃ الوداع ہر مسلمان کو دیتا ہے اور مساجد جو بھرتی ہیں پھر بھری رہنی چاہئیں۔

عید آنے والی ہے اس دن خصوصیت سے میں تمام جماعتوں کو پھر متنبہ کرتا ہوں کہ عید کے دن کی صبح کی حاضری دراصل وہ میزان ہے جس سے آپ کا ایمان تولا جائے گا یا ایمان نہیں تو کم سے کم وہ جو کچھ آپ نے رمضان میں کمایا ہے اس ترازو میں تولا جائے گا یعنی عید کے دن صبح کی نماز میں۔ اگر ایک مہینہ بھر راتوں کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور عید جو اس مہینے کی خوشیوں کا دن ہے، اس مہینے کی برکتیں منانے کا دن ہے، اس دن وہ ساری برکتیں ہاتھ سے کھو بیٹھیں اور اسے آرام سے سونے کا اور خدا کی یاد سے غافل ہونے کا دن بنا لیں تو بہت ہی بے ہودہ اور ظالمانہ سودا ہو گا۔ پس آنے والی عید میں خصوصیت سے اپنی نمازوں کی طرف توجہ کریں اور عید کی صبح مسجدوں کو نمازیوں سے اسی طرح بھرا دیکھے جس طرح جمعۃ الوداع نے بھرا ہوا دیکھا ہے۔

اس ضمن میں میں یہ خوش خبری بھی جماعت کو دیتا ہوں کہ تمام دنیا سے جو اطلاعیں مل رہی ہیں دن بدن جماعت احمدیہ کی مساجد بھرتی چلی جا رہی ہیں، چھوٹی ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ یہ مسجد تو ایک لمبے عرصہ سے چھوٹی ہوئی ہوئی ہے۔ اس لئے ہدایت دینی پڑتی ہے کہ کم سے کم لوگ یہاں آئیں جو حلقے کے لوگ ہیں وہ آ جائیں اور باقی شاذ کے طور پر آ جایا کریں برکت کے لئے، ورنہ اپنی اپنی مساجد میں جمعہ پڑھا کریں اور خطبہ کا جہاں تک تعلق ہے وہ ٹیلی ویژن سے استفادہ کیا ہی جا سکتا ہے۔ مگر پھر بھی بہت چھوٹی ہو چکی ہے اور ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ اس مسجد کو بڑھایا جائے اور دوسری مساجد کو بھی بڑھایا جائے۔

ربوہ کا یہ حال ہے کہ اس رمضان نے پہلے ہی مساجد چھوٹی ہو گئی تھیں۔ اتنا غیر معمولی رجحان ہے اہل ربوہ کا عبادتوں کی طرف کہ اس سے پہلے اس کی نظیر دکھائی نہیں دیتی۔ جمعہ کے دنوں میں، جمعے کے اوقات میں اور عبادتوں کے وقت میں بازار سنسان ہو جاتے ہیں، خدا کے گھر بھر جاتے ہیں۔ اور آج کا جمعہ جو انہوں نے پڑھا ہے، پڑھ چکے ہیں اس میں تو عجیب عالم ہو گا۔ میں صبح تصور کی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا اور میرا دل اللہ کی حمد سے بھر گیا وہاں سے آتے وقت جو لوگ یہ کہتے تھے کہ کس حال میں چھوڑ کے جا رہے ہو ان کا کون متولی ہو گا، کون حفاظت کرے گا۔ میرے رب نے وہ سب غم دور کر دئے۔ ایسی خوشیاں دکھائیں کہ ان کی مثال دنیا میں دکھائی نہیں دیتی۔ اس دوری کے باوجود اتنا قریب کر دیا ہے اہل ربوہ کو کیونکہ جو خدا کے قریب ہیں وہی میرے قریب ہیں اور خدا کے قرب نے مجھے وہ نعمتیں وصال کی بخشی ہیں جو وہاں رہتے ہوئے کبھی میسر نہ آئی تھیں۔ مجھے یاد ہے جب میں وہاں ہوتا تھا تو کئی دفعہ اہل ربوہ سے شکوے کرتا تھا کہ مساجد ابھی پوری طرح بھری نہیں ہیں اور مساجد اتنی چھوٹی ہیں اگر سارا ربوہ عبادت کرے تو مساجد انہیں سمیٹ ہی نہیں سکتیں۔ پس الحمد للہ کہ یہ مبارک جمعہ ہے اس نے تو عجیب عالم دیکھا ہو گا ربوہ کی مساجد کا۔ سب مساجد اتنی چھوٹی ہو گئی ہونگی جیسے آپ اپنے بچپن کے کپڑے پہننے کی کوشش کریں۔ گھٹنوں سے نیچے ٹانگیں ننگی ہوں گی بدن کے اوپر کا حصہ کہیں وہ پھٹ رہے ہونگے۔ یہی کیفیت ربوہ کی مساجد کی پہلے سے ہو رہی تھی آج تو عجیب عالم ہوا ہو گا۔ پس اس تعلق میں ایک تو میں اہل ربوہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ محبت انشاء اللہ کبھی نہیں مٹے گی یہاں تک کہ اللہ وہ صبح طلوع کرے جو لیلۃ القدر کی فجر ہوا کرتی ہے۔ اور میں اس انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمارے ایاز محمود خان صاحب ہیں جب سے وہ صدر عمومی بنے ہیں ماشاء اللہ بڑی محنت سے، خلوص سے ایک ٹیم بنا کر نیک کاموں میں بہت حصہ لے رہے ہیں اور ان برکتوں کی جزاء ان کو بھی ملے گی اور ان کے ساتھیوں کو بھی، سب اہل ربوہ کو جنہوں نے خدا کے فضل سے نیکی کی جانب ایک انقلابی قدم اٹھا لیا ہے۔ اللہ ان نیکیوں کو دوام بخشے۔

اس تعلق میں میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ مساجد کی تعمیر اور مساجد کی وسعت کا ایک نیا دور شروع ہونا چاہئے۔ توسیع مساجد ایک ایسا کام ہے جو جماعت کی توسیع سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ جب بھی ہم نے توسیع مساجد کی مہم چلائی ہے اور مشنوں کی، وہ بھی مساجد ہی ہیں ہمارے لئے، تو اللہ نے بے شمار فضل فرمائے ہیں۔ اور جماعت کے دعوت الی اللہ کے کاموں میں بہت برکت پڑی ہے۔ تو اس لئے یہ ایک عام تحریک ہے کل عالم کی جماعتوں کے لئے کہ مساجد کو تعمیر کرنے اور مساجد میں توسیع کرنے کی مہم شروع کریں۔ جتنی توفیق ہے اس طرح کریں۔ دنیا داری کے جھگڑوں میں پڑ کر ظاہری خوبصورتی اور قیمتی سامانوں کی فراہمی کا انتظار نہ کریں۔ جیسی بھی مسجد ہے اسے اللہ کا ذکر برکت بخشتا ہے، وہ مومن برکت بخشتے ہیں جو تقویٰ لے کر وہاں سجے سجائے پہنچتے ہیں۔ مسجد کی سجاوٹ تو ان متقیوں سے ہے۔

پس اس پہلو سے جہاں تک ممکن ہے خوبصورت دیدہ زیب مسجد بنانا اللہ تعالیٰ کی صفت جمال کے منافی تو نہیں۔ مگر اس کے انتظار میں کہ اتنا پیسہ ہو تو پھر ایسی مساجد بنائی جائیں، مساجد کی بنیادی ضرورت کو نظر انداز کر دیا تو یہ جائز نہیں ہے۔ یہ پھر دنیا داری ہے، یہ عبادت کی محبت نہیں ہے۔ پس حسب توفیق وسعتیں دیں۔ خوبصورت نہیں بنتی تو سادہ مگر اس وقت ستھری اچھی چیز دکھائی دے اور جتنی توفیق ہے اس کے مطابق یہ کام شروع کریں۔

انگلستان میں ایک بہت بڑی مسجد کی ضرورت ہے۔ یہاں اب تک جو دوسری بڑی بڑی مساجد بنائی گئی ہیں ان میں بتایا جاتا ہے کہ گلاسگو کی مسجد میں سب سے زیادہ نمازی آ سکتے ہیں یعنی دو ہزار کی تعداد میں۔ اب میں نہیں کہہ سکتا کہ اس میں زیادہ آ سکتے ہیں یا ریجنٹ پارک کی مسجد میں۔ مگر جو اندازہ ایک دفعہ میں نے لگوایا تھا اس سے یہی لگتا ہے کہ ریجنٹ پارک کی مسجد کے ملحقات تو بڑے ہیں مگر نمازیوں کی جگہ اتنی نہیں ہے۔ اس لئے بعید نہیں کہ گلاسگو والوں کا دعویٰ درست ہو کہ انگلستان کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

جماعت احمدیہ کی تعداد تو دوسروں کے مقابل پر بہت تھوڑی ہے لیکن جماعت احمدیہ کے عبادت گزار بندوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ہمیں دو ہزار کی مسجد کام نہیں دے گی۔ مرکزی جو جلسے ہوتے ہیں یا مرکزی تقریبات جن میں عبادت کے لئے وسیع جگہوں کی ضرورت پڑتی ہے ان میں انگلستان کی ضرورت چھ سات ہزار تک بھی جا پہنچتی ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ سر دست آپ کے اندر یہ استطاعت ہے کہ چھ سات ہزار نمازیوں کے لئے مسجد تعمیر کر سکیں۔ مگر ایسی مسجد کی بنیاد ڈالنا ضروری ہے جس میں یہ سہولتیں مہیا ہوں کہ آئندہ حسب ضرورت اور حسب توفیق اس کی توسیع ہوتی چلی جائے اور مسجد کے عمومی نقشے پر برا اثر نہ پڑے۔ یعنی سادگی تو اپنی جگہ درست ہے مگر بد زیبی تو خدا کو پسند نہیں ہے۔ ایسے ملحقات، ایسے اضافے الحاقی جو بد صورتی پیدا کریں وہ اچھے نہیں ہیں اس لئے اپنی پلاننگ میں، اپنی منصوبہ بندی میں یہاں کی جماعت کو چاہئے کہ یہ گنجائش رکھیں کہ آئندہ دس پندرہ ہزار تک کے لئے بھی وہ مسجد بڑھائی جا سکتی ہو تو بڑھائی جائے اور پھر بھی ٹھیک لگے۔ دونوں طرف سے آگے اور پیچھے متوازن بڑھنے کی

جگہ بھی ہونی چاہئے اور نقشہ پہلے سے ہی بننا چاہئے مختلف سٹیجز، منازل کا نقشہ۔

اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ سردست جو میں نے تخمینہ لگایا ہے امیر صاحب سے مشورہ بھی کیا ہے تو وہ بھی کہتے ہیں ٹھیک ہے مگر کچھ ان کے ٹھیک سے مجھے لگتا تھا کہ وہ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت میں ابھی یہ توفیق نہیں تو توفیق تو خدا بڑھا دیا کرتا ہے، میں نے پانچ ملین کا تخمینہ لگایا ہے یہاں کی مرکزی مسجد کے لئے۔ اور جیسا کہ میرا پرانا دستور چلا آ رہا ہے اللہ توفیق بھی عطا فرما رہا ہے کہ ہر وہ وسیع بڑی تحریک جو کرتا ہوں اس کا سواں حصہ میں اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے میں امیر صاحب کی طرف سے دس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ لکھوا رہا ہوں تاکہ ان کا پہلا نمبر رہے۔ اگرچہ میری نیتوں میں ان سے پہلے غالباً یہ بات چلی آ رہی تھی کہ پچاس ہزار پاؤنڈ کا میں، اکیلا نہیں بلکہ اپنی بچیوں، دامادوں، بچوں اور مرحومین تعلق والوں کی طرف سے یہ لکھواؤں۔ پانچ سال کا عرصہ میرے ذہن میں ہے۔ پانچ سال میں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے گا تو یہ رقم سارے وعدہ کروانے والے پوری کر دیں گے۔ لیکن اگر یہ وعدے اتنے نہ ہوئے تو پھر پانچ سال مزید بھی اس کو بڑھایا جا سکتا ہے اور مسجد کے معاملے میں بنیادیں وسیع ہونی چاہئیں اور سادہ سی عمارت کی تعمیر بھی ہو جانی چاہئے۔ باقی زیبائشیں بعد کی باتیں ہیں دیکھی جائیںگی۔

> **میں اہل ربوہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ محبت انشاء اللہ کبھی نہیں مٹے گی یہاں تک کہ اللہ وہ صبح طلوع کر دے جو لیلۃ القدر کی فجر ہوا کرتی ہے**

تو میں سمجھتا ہوں کہ پچاس لاکھ اگر پانچ سال میں نہ بھی پورا ہو (پانچ ملین تو پچاس لاکھ بنتا ہے بہت بڑی رقم ہے) تو دس لاکھ بھی سہی لیکن ارادے بلند رکھیں اور اللہ سے توقعات بلند رکھیں نئی نسل کے جو بچے اب خدا کے فضل سے مختلف نوکریوں پر لگ رہے ہیں ان کو بھی شامل کریں اور خدا سے توفیق بڑھانے کی دعائیں مانگیں تو کوئی بعید نہیں۔ اور پھر جب بھی تحریک کی جاتی ہے تو سب دنیا سے خدا ویسے بھی مددگار کھڑے کر دیتا ہے۔ کچھ ایسے جوش رکھنے والے متمول دوست ہیں کہ دنیا کی کوئی بھی تحریک ہو پیچھے نہیں رہنا چاہتے تو وہ بھی آپ کی انشاء اللہ نصرت فرمائیں گے۔ تو اس وقت میں پانچ ملین کی تحریک انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے کرتا ہوں اس دعا اور نیت کے ساتھ کہ یہ لازماً انگلستان کی وسیع ترین مسجد ہو۔ عبادتوں کی گنجائش پر زور ہونا چاہئے۔ جو ملحقہ عمارتیں ہیں یا دوسرے نخرے ہیں ان کو بے شک نظر انداز کر دیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر یورپ کی سب سے بڑی ہو جائے تو یہ بھی بعید نہیں کیونکہ اس کے نتیجے میں پھر جرمنی کو بڑی تحریک ہوگی۔ کیونکہ جرمنی آپ کی رقیب جماعت ہے اور وہ برداشت نہیں کر سکتی کہ کسی نیکی میں آپ ان سے آگے نکل جائیں تو آپ نے قدم بڑھایا تو وہ بھی بڑھائیں گے، یہ سلسلہ چل پڑے گا انشاء اللہ۔ تو اب وقت ہے کہ ہم عبادتوں کی طرف توجہ جب کر رہے ہیں تو عبادت گاہوں کی طرف بھی توجہ کریں۔ ہمارا مضمون اس سے برعکس ہے جو اقبال نے بیان کیا ہے۔ اقبال تو کہتا ہے۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے۔ من اپنا پرانا پاپی تھا برسوں میں نمازی بن نہ سکا

تو ہم شب بھر میں عبادت کرنے والے پیدا کر رہے ہیں اور بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن ہماری جو شامت اعمال ہے گناہوں کی کہ ابھی تک یہ توفیق پوری نہیں ہوئی کہ ان عبادت کرنے والوں کو عبادت گاہیں بھی مناسب حال مہیا کر سکیں۔ مگر اس کا ایک ازالہ تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ کے لئے فرما گئے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خاص فضیلت عطا کی ہے کہ آپؐ کی خاطر تمام زمین مسجد بنا دی گئی ہے۔ تو مسجد کے باہر بھی جو عبادت کے لئے زمین ہے وہ بھی ہماری خاطر، کیونکہ ہم محمدؐ رسول اللہ کے سچے غلام ہیں، عبادت گاہ بنا دی گئی ہے۔ اس لئے یہ مضمون دل کی تسلی کے لئے تو ہے لیکن یہ مطلب نہیں کہ مسجدیں بنانی چھوڑ دو اور صرف کھلی زمین پر عبادت کیا کرو۔ کیونکہ موسموں کے تقاضے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت ہے۔ اس خوش خبری کے باوجود آپ نے بڑی وسیع مساجد بنائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ جمعہ تو ایک ہی ہے اور مضمون بہت ہیں جو بیان کرنے والے ہیں اور ناممکن ہے کہ اس جمعہ میں وہ سمیٹے جا سکیں لیکن ایک ایسی خبر ہے جو میں اس وقت آپ کو بتانا چاہتا ہوں اس کے بعد اس پر مزید روشنی شاید آئندہ کسی خطبہ میں ڈالنے کی توفیق ملے گی۔

دس تاریخ کا جو جمعہ تھا اس میں میں نے جماعت سے یہ ذکر کیا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت کے مطابق میں بھی ہمیشہ طالب علم رہوں گا اور علم سیکھنے کے لئے میرے لئے کوئی عار نہیں ہے۔ آخری سانس تک علم سیکھنے کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھوں گا اور علم سکھانے میں بھی جو خدا توفیق دے گا کوشاں رہوں گا۔ اور ساری جماعت کو نصیحت کی تھی کہ آپ بھی ایسا کریں۔ اور اس ضمن میں انسان، انسان سے علم سیکھتا ہی ہے یہ تو رواج جاری ہے میں بھی سیکھتا ہوں اس میں کسی قسم کے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ اعزاز ہے، کوئی تذلیل نہیں ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ذکر کیا تھا کہ لیکن اس کے علاوہ بھی ایک مضمون ہے وہ علوم جو خدا آسمان سے دل پر اتارتا ہے وہ آپ لوگوں سے سیکھے ہوئے نہیں ہیں، وہ اللہ دل پر نازل فرماتا ہے۔ اور اس کی بے شمار مثالیں میرے ذہن میں ہیں کہ ایک خطبے کے لئے کھڑا ہوں جبکہ خالی الذہن تھا بالکل، اور اللہ تعالیٰ نے مضمون یوں شروع کر دیا جیسے بارش ہو رہی ہو یا بعض جگہ جا کے کسی مضمون پر اٹکا ہوں تو اچانک جیسے چابی سے کوئی دروازہ کھول دیتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے وہ مضامین نازل فرمائے۔ بسا اوقات رؤیا کے ذریعے خدا تعالیٰ بڑے بڑے دلچسپ اور لطیف مضامین کھولتا ہے جس کو پھر میں آگے چلا دیتا ہوں۔ تو یہ جو میں نے ذکر کیا تھا اس کی دیکھیں کیسی عجیب غیبی تائید ہوئی کہ دو دن بعد اتوار اور پیر کی درمیانی رات کو میں نے تہجد سے پہلے اٹھنے سے پہلے صرف بمشکل ایک منٹ کی رؤیا دیکھی ہے اور وہ رؤیا علوم کا ایک دروازہ کھولنے والی رؤیا تھی، آناً فاناً بہت سے علوم روشن کئے گئے جو پہلے اس سے جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے بیان نہیں ہوئے۔ اور اس تعلق میں بیان نہیں ہوئے جس تعلق میں اللہ نے مجھے سمجھائے اور رؤیا ایسی ہے جو عام حالات میں میرے تصور میں بھی نہیں آ سکتی کہ اس رؤیا کا کوئی دینی علوم سے اس طرح تعلق ہوگا یا میں ایسی بات سوچتا ہوں جو خواب میں آ گئی۔ بڑی واضح کھلے پیغام پر مشتمل Crisp جس کو کہتے ہیں نا بڑی چمکتی ہوئی رؤیا تھی۔ تو اول سے آخر تک مضامین سے بھری ہوئی تھی اور جب ختم ہوئی ہے تو ایک عجیب لطف پیچھے چھوڑ گئی جو ایک نشے کا عالم تھا اور اسی لطف کے دوران پھر وہ مضامین کھلتے رہے رؤیا ختم ہونے کے باوجود وہ مضامین جاری رہے۔

جب میں نے سحری کے وقت اپنے بچوں سے ذکر کیا تو سب نے کہا کہ ہمیں بتائیں ابھی بتائیں، ابھی بتائیں۔ میں نے کہا یہ تمہاری نہیں، ساری جماعت کی امانت ہے۔ میں نے بالکل نہیں بتانا مگر میری خواہش ہے کہ آخری جمعے میں بیان کروں لیکن اب جب میں نے وقت دیکھا ہے تو تمہیدی باتوں میں آدھے کے قریب وقت گزر گیا ہے اور یہ مضمون ایسا نہیں کہ اسے ذرا سا چھیڑا جائے اور پھر جلدی میں اس کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے یا سمیٹنے کی کوشش کی جائے۔ تو انشاء اللہ یہ آئندہ عید کے بعد کسی خطبے میں خدا کی توفیق سے بیان کروں گا۔ بہت دلچسپ رؤیا ہے مگر ایک منٹ کے اندر اندر دروازے کھلے ہیں اور وہ مضامین نظر آنے شروع ہوئے جو ویسے کبھی تصور میں نہیں تھے۔

دوسری بات جو میں آج بیان کرنی چاہتا ہوں وہ لیلۃ القدر سے تعلق رکھتی ہے۔ پس یہ حق فائق ہے کہ لیلۃ القدر کے زمانے میں، جو آجکل کا دور ہے خصوصیت سے، لیلۃ القدر کی باتیں کی جائیں۔ اس ضمن میں جو آیات ہیں وہ میں آپ کے سامنے تلاوت کرتا ہوں۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ② وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ③ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ④ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ⑤ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑥ (سورۃ القدر)

یقیناً ہم نے اسے لیلۃ القدر میں نازل فرمایا ہے۔ اور تجھے کیا بات سمجھائے، کیسے سمجھایا جائے کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ یعنی بہت اہم، بہت وسیع اور بہت ہی گہرا مضمون ہے جس کے لئے امر واقعہ یہ ہے کہ آج تک کے مسلمان مفکرین کی سوچ بھی اس بیان پر احاطہ نہیں کر سکی۔ پس قرآن کریم کا یہ کہنا کہ "وما ادراک ما لیلۃ القدر" یہ کوئی یونہی دعویٰ نہیں بلکہ بہت ہی گہری حقیقت پر روشنی ڈال رہا ہے کہ لیلۃ القدر کے مضمون کو تم معمولی نہ سمجھو۔ یہ نہ سمجھو کہ ایک رات آئی آپ نے چند گھنٹے جاگ کر گزاری، ساری عمر کی کمائیاں کر گئے اور بات ختم ہوئی۔ یہ بہت گہرا مضمون ہے اس پر غور کی ضرورت ہے اور غور کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ "تنزل الملٰئکۃ والروح فیہا باذن ربہم" اس رات میں ملائکہ اور روح "الروح" یعنی حضرت جبرئیل کے لئے "الروح" کا لفظ استعمال ہوتا ہے ان سب کا نزول ہوتا ہے "باذن ربہم" اللہ کے حکم کے ساتھ "من کل امر" تمام امور پر مشتمل، جو قابل ذکر یا انسان کی ضرورت کے امور ہیں ان امور پر مشتمل وہ کچھ چیزیں لے کر آتے ہیں کہ اپنے اللہ کے اذن کو تمام امور کے تعلق میں بیان کرتے ہیں۔ "سلام" سلامتی ہی سلامتی ہے "ھی حتیٰ مطلع الفجر" یہ سلسلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ یہ لفظی سرسری ایک ترجمہ ہے۔ اس میں مفسرین نے بہت بحثیں اٹھائی ہیں مختلف مضامین کو پیش نظر رکھ کر کبھی احادیث کی روشنی میں، کبھی قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں، کبھی اپنے تجارب کی روشنی میں کئی باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اچھے اچھے مضامین ہیں اور یہ بات بھی بہت سے مفسرین پہلے لکھ چکے ہیں کہ "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" سے مراد قرآن کریم ہے کیونکہ "انزلناہ" میں "ہ" کی ضمیر قرآن کی طرف جاتی ہے۔ اور جب یہ کہتے ہیں تو ایک اور بحث کا آغاز ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم تو ایک رات میں نہیں اتارا گیا اور لمبے عرصہ نبوت پہ پھیلا ہوا ہے تو اسے ایک رات میں اترنے والا کلام کیسے کہہ سکتے ہیں۔ پس اس کی بہت سی تشریحات بیان ہوئی ہیں جو میں پہلے بھی اپنے ان

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

خطبات میں بیان کر چکا ہوں جو لیلۃ القدر سے تعلق رکھتے تھے۔

آج ایک نیا مضمون اس حوالے سے آپ کے سامنے بیان کروں گا کہ "ھی حتیٰ مطلع الفجر" سے کیا مراد ہے۔ یعنی اول تو وہ رات کون سی ہے اور پھر "ھی حتیٰ مطلع الفجر" سے کیا مراد ہوئی کیونکہ مطلع الفجر تک نزول ہوتا ہے اس کے بعد ختم ہو جاتا ہے یہ تصور ابھرتا ہے۔ اس پر کئی مفسرین نے زور مارا ہے اور "حتیٰ" کے معنے کھینچ کر سحر میں بھی داخل کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر یہ جو طرز کلام ہے یہ تو یہ بتا رہا ہے کہ جب فجر طلوع ہو گئی تو فرشتوں کا نزول بند۔ تو اچھی صبح آئی ہے جو رات سے بدتر ہے۔ رات تو ساری رات فرشتے اترتے رہے اور نزول ہوا ہے جبرئیل کا بھی بار بار۔ لیکن صبح آئی تو سارے غائب ہو گئے تو یہ کیا قصہ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ رات کا وہ مفہوم سمجھا جائے جس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت ہی عارفانہ روشنی ڈالی ہے اور جس سے اس رات کی حقیقت سمجھنے میں بہت سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس وقت میں پانچ ملین کی تحریک جماعت انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے کرتا ہوں اس دعا اور نیت کے ساتھ کہ یہ لازماً انگلستان کی وسیع ترین مسجد ہو

یہ رات جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے بعض پہلوؤں سے ایک رات بھی کہلا سکتی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عارفانہ نکات ہمارے سامنے کھولے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رات دراصل تمام زمانہ نبوی پر محیط ہے اور اس پہلو سے ان آیات کا معنی یہ بنے گا کہ رات کے دو پہلو ہیں ایک وہ جبکہ وہ اندھیرے، جب ظلمات، طرح طرح کے خطرات انسانیت کو گھیر لیتے ہیں اور گناہ جو ہیں وہ کھل کھیلتے ہیں اور نیکیاں سو جاتی ہیں۔ جب ایسی رات، گناہوں کی رات بھیگ جاتی ہے تو اس کی کوکھ سے پھر وہ صبح کا عمل جاری ہوتا ہے جو اچانک یکدم صبح میں تبدیل نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کے اپنے آخری مقام اور منزل کو پہنچنے کے درمیان بہت سی ایسی منازل ہیں جنہیں طے کرنا پڑتا ہے پھر وہ مضمون آخر اس آخری مقام تک پہنچ جاتا ہے جب کہ وہ صبح جو اس رات کے جواب میں ہدایت کی صبح ہے وہ طلوع ہو جائے۔

اسی نقطہ نگاہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی لیلۃ القدر محض ایک رات نہیں بلکہ سارا زمانہ نبوی ہے جس نے تمام پہلے اندھیروں کو ایک ایک کو پکڑا اور اس کا منہ روشن کر دیا۔ نور سے نہلائے گئے وہ اندھیرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اندھیروں کی کوئی رمق، کوئی ان کا نشان بھی باقی نہ چھوڑا۔ اس سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نبوت کے زمانے میں نازل ہونے والی شریعت کی وحی یا قرآن کریم ہے اور وہ مفسرین جنہوں نے اس طرف اشارہ کیا ہے بالکل درست کہا ہے کہ "انا انزلناہ" میں "ہ" کی ضمیر قرآن کریم کی طرف جاتی ہے لیکن وہ اس مضمون کو بیان کر کے پھر آگے بڑھنے سے محروم رہ گئے یعنی گرم ہوئے ہاتھ لگایا لیکن پھر آگے دروازہ نہ کھول سکے۔ اس بحث میں الجھ گئے کہ لیلۃ القدر کونسی رات تھی جب قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ کیا یہ مطلب ہے کہ پہلی رات میں ہی سب نازل ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں یہ تو نہیں ہو سکتا۔ شاید یہ مراد ہو کہ آغاز ہوا ہے۔ شاید یہ مراد ہو کہ ہر رمضان میں جب "لیلۃ القدر" آیا کرتی تھی تو حضرت جبریل قرآن کریم کو دہرایا کرتے تھے۔ شاید یہ مراد ہو کہ لیلۃ القدر کے مضمون کے تعلق میں یہ وحی نازل ہوئی ہے۔ غرضیکہ بہت سے اشارے کئے، بہت سی تفاصیل بیان کیں مگر مطلب کی بات پانے کے باوجود پھر اسے آگے نہ بڑھا سکے۔

قرآن تو ہے مگر لیلۃ القدر سے کیا مراد ہے۔ ایک رات نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تمام زندگی کا وہ دور جس میں اندھیروں کو روشنی میں بدلنے کا آغاز ہوا اور یہ کام اپنے پایہ تکمیل کو پہنچا۔ پس روح اور فرشتے جن کے اترنے کا ذکر ہے کہ فجر تک وہ ضرور اترتے رہیں گے۔ اس میں یہ ایک عظیم پیش گوئی تھی کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جس عظیم کام کے لئے عظیم ایک فرض کی ادائیگی کے لئے مبعوث فرمایا گیا ہے وہ آخری اور روشن تر شریعت کا نزول ہے اور جب تک یہ مکمل نہیں ہو جاتا لازماً جبرائیل اور فرشتے مسلسل اترتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ صبح پوری طرح روشن ہو جائے۔

اس سے مراد یہ بھی بنتی ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی کی حفاظت کا بھی اعلان ہے۔ آپ نے صبح پیدا کرنی ہے جو شریعت کی صبح ہے۔ پس شریعت سے تعلق رکھنے والے فرشتے تو اس کے بعد پھر نہیں اتریں گے اور اس مضمون میں کوئی سقم نہیں۔ پس وہ مفسرین جو "حتیٰ" کے معاملے میں الجھ گئے اور ڈھونڈنے لگے کہ کیسے اس نقص سے بچیں کہ فرشتے صبح ہوئی تو بھاگ گئے اور چھوڑ گئے۔ مگر شریعت کی دائمی صبح کی بات ہے وہ شریعت جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے خاص تھی اور آپ پر یہ کام اتمام کو پہنچا اور تکمیل کو پہنچا تو پھر اس کے بعد شریعت کی وحی نازل کرنے والا فرشتہ کبھی نازل نہیں ہو گا اس معنے میں کوئی نقص نہیں بلکہ نہایت اعلیٰ درجہ کا مضمون ہے کیونکہ اگر شریعت کا نزول پایہ تکمیل کو پہنچ جائے، وہ کامل بھی ہو جائے اور محفوظ بھی ہو جائے اور سارے مضامین اپنے اندر سمیٹ لے تو اس کے بعد اگر شریعت کے نزول کے فرشتے نازل ہوں تو وہ خرابی پیدا کریں گے، کوئی اصلاح کا کام نہیں کر سکتے کیونکہ کامل کے اوپر کچھ اضافہ نہیں ہو سکتا۔

بسا اوقات رؤیا کے ذریعہ خدا تعالیٰ بڑے بڑے دلچسپ اور لطیف مضامین کھولتا ہے جن کو پھر میں آگے چلا دیتا ہوں

پس اس وعدے کا جو قرآن کریم میں مکی زندگی میں آغاز ہی میں دیا گیا تھا آخری جواب ہمیں اس وقت ملتا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر شریعت مکمل ہو گئی اور آپ کے وصال کا وقت آ پہنچا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

(المائدہ: ۴)

آج وہ کام مکمل ہو گیا ہے، آج وہ صبح اپنے عروج کو پہنچ گئی ہے جسے ابھارنے کے لئے، جسے ہویدا کرنے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر تیئس سال وحی نازل ہوئی۔ یہ خوش خبری سن کر بہت سے صحابہ خوش ہوئے کہ "الیوم اکملت لکم دینکم" بعض صحابہ کی روتے روتے گھگھی بندھ گئی، ڈاڑھیاں آنسوؤں سے بھیگ گئیں۔ پوچھا گیا کہ یہ کیا بات ہے اتنی خوشخبری اور آپ روتے کیوں ہیں۔ کہا تم دیکھ نہیں رہے کہ ہمارے آقا کی جدائی کا دن آ رہا ہے۔ جس غرض سے مبعوث فرمائے گئے تھے وہ صبح تو طلوع ہو گئی یعنی ہوتے ہوتے آخر اپنے انجام کو پہنچی۔ اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کام اس دنیا میں ختم ہوا ہے اب یہ رفیق اعلیٰ کی طرف چلے جائیں گے اور ہمیں محروم چھوڑ جائیں گے۔

یہ دیکھیں لیلۃ القدر سے کیا مراد ہے اور فجر سے کیا مراد ہے۔ اور اس فجر کے بعد فرشتے پھر بھی نازل ہوتے رہیں گے مگر شریعت کے فرشتے نہیں اور یہ مضمون قیامت تک جاری رہے گا۔ پس اس کی خوش خبری اللہ تعالیٰ دوسری جگہ یوں فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝٣١ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝٣٢ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝٣٣

(حٰم سجدہ: ۳۱ تا ۳۳)

کہ میرے وہ بندے جو میرے ہو جاتے ہیں "ربنا اللہ" کہہ دیتے ہیں پھر استقامت دکھاتے ہیں۔ ان پر ہمیشہ خدا کے فرشتے نازل ہوتے رہتے ہیں، ہوتے رہیں گے۔ یہ کہتے ہوئے کہ کوئی خوف نہ کرو، کوئی غم نہ کھاؤ۔ ہم آئے ہیں تو تمہیں چھوڑ کر جانے کے لئے نہیں:

"نحن اولیٰئکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ"

ہم دنیا میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے۔

پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اوپر جس صبح کا طلوع ہوا ہے یا آپ نے جس صبح کا طلوع فرمایا اللہ کے اذن کے ساتھ، وہ سلامتی کے دائمی پیغام لے کر آئی ہے۔ پس سلامتی صبح تک ختم نہیں ہو جاتی بلکہ صبح کو سلامتی کا مضمون اپنے پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ اس پہلو سے لفظ "سلٰم" پر غور ہونا ضروری ہے کہ سلام کیا چیز ہے۔ میں ضمناً یہ بتا دوں کہ یہ جو رات کو رمضان کی آخری راتوں میں سے لیلۃ القدر تلاش کی جاتی ہے یہ مضمون غلط نہیں ہے۔ یہ جو میں مضمون بیان کر رہا ہوں اس سے متضاد نہیں ہے بلکہ اس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رات سے برکتیں پہنچانے کے لئے خدا تعالیٰ ان لمحات کو بار بار لاتا ہے جو ویسی ہی برکتیں رکھتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حیرت انگیز انکشاف فرمایا جو اکیلا ہی آپ کے غیر معمولی تعلق باللہ کے اوپر ایسی دلالت کرتا ہے کہ کسی شبہ کی گنجائش باقی نہیں چھوڑتا۔

آپ فرماتے ہیں کہ "خیر من الف شہر" سے مراد یہ ہے کہ عام انسان کی زندگی اسی (۸۰) سال تک بھی پہنچ جائے وہ اس ایک لمحے کے اوپر قربان ہونے کے لائق ہے جو "لیلۃ القدر" کی رات کو خدا کے نور کا وہ لمحہ اس کو دکھائی دے جائے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی پر تمام عرصہ دراز رہے۔ وہ لمحات جو حضرت محمد رسول اللہؐ کی زندگی پر تمام عرصہ پھیلے رہے وہ آپ کی لیلۃ القدر کے لمحے تھے۔ اللہ کا احسان ہے کہ ہر سال لیلۃ القدر کے نام پر جو رات طلوع ہوتی ہے اس میں وہ لمحے بھی شامل ہو جاتے ہیں جو برکتیں لے کر آتے ہیں ورنہ ہمیشہ کے لئے ہم ان برکتوں سے محروم رہ جاتے۔ پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت سے فیض پانے سے وہ قوم، وہ مسلمان جو قیامت تک آپ کے وصال کے بعد محروم دکھائی دیتے ہیں، ہر سال ایک رات ایسی آتی ہے جب ان دور والوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ملانے کے چند لمحے نصیب ہو جاتے ہیں۔ وہ اگر کسی کو مل جائیں تو مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کی ساری زندگی سے بہتر ہیں۔ وہ ساری زندگی اس کے

Earlsfield Properties

RENTING AGENTS 081 877 0762

PROPERTIES WANTED IN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

مقابل پر ہیچ اور بے حقیقت ہے، اس کے قدموں پر قربان کرنے کے لائق بن جاتی ہے۔ پس یہ دو مضامین متضاد نہیں ہیں بلکہ ایک ہی مضمون کے مختلف پہلو ہیں۔

اب میں "سلام" سے متعلق آپ کو بتاتا ہوں کہ سلام کیا چیز ہے۔ سب سے پہلے تو یاد رکھیں کہ "سلٰم" اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے، اس کا ایک اسم ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (الحشر: ۲۴)

تو سلام کی طرف سے ایک شریعت ملی ہے جس میں سلام کی تمام صفات ہونی چاہئیں یہ وہ مضمون ہے لفظ سلام کے اوپر غور کرنے سے سمجھا جا سکتا ہے۔ دراصل انہی آیات کریمہ میں اس شریعت کا تعارف بھی فرما دیا گیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نازل ہو رہی تھی اور اس کی تمام صفات کو ایک لفظ میں بیان فرما دیا "سلٰم"۔ چنانچہ سلام کے معانی کے تعلق میں Lane لکھتا ہے کہ:

Salam signifies safety, security, immunity or freedom from faults, defects, imperfections blameshes or vices.

لین جو معنے بیان کرتا ہے یہ مرہون منت ہے پرانے مفسرین کا اور بے تکلف ان سے یہ بھرپور استفادہ کرتا ہے اور بسا اوقات ذکر بھی کرتا ہے اس میں شرماتا نہیں کہ یہ فلاں مفسر نے معنے کئے ہیں، یہ فلاں مفسر نے کئے ہیں۔ اس سے میں اخذ کر رہا ہوں مگر اس کا یہ احسان ہے ہم پر کہ ہر قسم کے معنے اس نے اکٹھے کر دئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی لیلۃ القدر محض ایک رات نہیں بلکہ سارا زمانہ نبوی ہے جس نے تمام پہلے اندھیروں کو ایک ایک کو پکڑا اور اس کا منہ روشن کر دیا

تو اس کا ترجمہ یہ بنے گا کہ لفظ سلام اس بات کی نشاندہی کرتا ہے یا اس بات کو سمیٹے ہوئے ہے، اپنے اندر اس کو Signify کرتا ہے، اس بات کا مظہر ہے یوں کہہ لیں سیفٹی، حفاظت ہر قسم کی۔ سیکیورٹی۔ سیفٹی اندرونی بھی ہو سکتی ہے، بیرونی بھی۔ سیفٹی حادثات سے تعلق میں بھی کہی جا سکتی ہے مگر سیکیورٹی میں غیر کے حملے کا مضمون بھی شامل ہو جاتا ہے۔ کہ بیرونی حملوں سے بچانے کے لئے حادثات اور اتفاق سے گزند اٹھانے کے تعلق میں بھی سلام جو ہے وہ حفاظت کرتا ہے۔ Immunity وہ جو Defe-nce سسٹم ہے جس کو ہم Immune سسٹم کہتے ہیں اس طرف اشارہ ہے کہ وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ ایسی دفاعی صلاحیتیں عطا کر دے کہ وہ ان چیزوں سے پاک ہو جائیں۔ Immunity کے بعد کہتا ہے Or Freedom From Faults ہر قسم کی غلطی سے پاک ہو جائیں۔ Defects نقائص سے پاک ہو جائیں، Imperfections ، غیر مکمل حالت سے پاک ہو جائیں۔ یعنی اس کا برعکس ہے کمال اور تکمیل۔ وہ صاحب تکمیل اور صاحب کمال ہو جائیں۔ Blameshes کوئی داغ کسی قسم کا کوئی نقص دکھائی نہ دے Or Vices کسی بدی کا سوال نہ ہو۔

وہ شریعت جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے خاص تھی اور آپؐ پر یہ کام اتمام کو پہنچا اور تکمیل کو پہنچا تو پھر اس کے بعد شریعت کی وحی نازل کرنے والا کوئی فرشتہ کبھی نازل نہیں ہوگا

تو "الیوم اکملت لکم دینکم" میں جو اکمال کا مضمون ہے وہ سارا لفظ "سلام" میں داخل ہے "و رضیت لکم الاسلام دینا" تو اسلام میں خدا تعالیٰ کی صفت سلام جھلک رہی ہے اور بھرپور موجیں مار رہی ہے اس وقت۔ تو سلام سے جو مذہب پھوٹا ہے اس کا نام اسلام رکھا گیا۔ اور قرآن کریم نے اس کی جو تعریف فرمائی ہے۔ مختلف مفسرین نے جو لفظ سلام پر غور کر کے باتیں بیان کی ہیں وہ اس ایک لفظ میں آ جاتی ہیں۔ "اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا"۔

پس وہ وعدہ جو اس سورت نے آغاز نبوت ہی میں کیا تھا اس کی حیرت انگیز تکمیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر آخری لمحات میں نازل ہونے والی وحی میں سے ایک آیت میں ملتی ہے۔ یعنی وہ آیت جو میں نے بیان کی ہے۔ اور مفردات میں لکھا ہے "السلم والسلامۃ۔ التعری من آفات الظاہرۃ والباطنۃ" حضرت امام راغب کہتے ہیں کہ جو حفاظت اور سیکیورٹی کی بات ہوتی ہے سلام میں، وہ ظاہری طور پر بھی پوری ہوتی ہے اور باطنی طور پر بھی۔ کوئی پہلو انسانی زندگی کا ایسا نہیں ہے جو لفظ سلام کے تابع محفوظ نہ رہے۔ چنانچہ اس کی مثال دیتے ہیں۔ "بقلب سلیم" قرآن کریم میں جو آتا ہے اس میں اندرونی نقائص سے پاک ہونا اور خطرات سے محفوظ رہنے کا ذکر ہے۔ "قلب سلیم" دل جو آماجگاہ ہے تمام نیکیوں کا اور بدیوں کا بھی بن جاتا ہے۔ اس کے متعلق جب کہا جائے قلب سلیم تو مراد یہ ہوتی ہے کہ ہر قسم کے بدی کے خطرے سے، ہر قسم کی ٹھوکر کے خطرے سے اس کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ پاک، صاف، شفاف جیسے پیدا ہوا تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ اور اگر بیرونی مضمون کو بیان کیا جائے تو مثال دیتے ہیں قرآن کریم میں کہ گائے کی وہ مثال جس کے متعلق بنی اسرائیل بار بار حضرت موسیٰ سے سوال کرتے تھے کہ وہ کیسی ہے۔ تو جس بات سے ان کی تسلی ہوئی "مسلمۃ لاشیۃ فیہا" ان کو بیان کیا گیا کہ کامل طور پر مسلم ہے۔ یعنی ہر قسم کے نظر آنے والے عیب سے پاک ہے ادنیٰ بھی عیب Blamesh وغیرہ کا نشان اس میں نہیں دیکھو گے۔ تو حضرت امام راغب کی فراست کو دیکھیں کہ ان دو مختلف استعمالات کو قرآن سے اکٹھا کر کے ظاہر و باطن کے مضمون کو کیسی عمدگی سے بیان کر دیا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اوپر جس صبح کا طلوع ہوا ہے یا آپ نے جس صبح کا طلوع فرمایا اللہ کے اذن کے ساتھ، وہ صبح سلامتی کے دائمی پیغام لے کر آئی ہے۔ پس سلامتی صبح تک ختم نہیں ہو جاتی بلکہ صبح کو سلامتی کا مضمون اپنے پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے

اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں آپ فرماتے ہیں:

"اور اس جگہ یہ بات بھی یاد رہے کہ زمانے کے فساد کے وقت جب کوئی مصلح آتا ہے اس کے ظہور کے وقت آسمان سے ایک انتشار نورانیت ہوتا ہے۔ یعنی اس کے اترنے کے ساتھ زمین پر ایک نور بھی اترتا ہے اور مستعد دلوں پر نازل ہوتا ہے"۔

یعنی لیلۃ القدر کے جو انوار نازل ہوتے ہیں اس وقت کے امام پر، وہ اردگرد بھی علاقے کو روشن کر دیتے ہیں۔ جیسے تیز روشنی کی دھار اوپر سے اترے تو علاقے کا علاقہ روشن ہو جاتا ہے، دور تک اس کا نیک اثر پہنچتا ہے۔ پس اس سے ہم استنباط کر سکتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر جو نور نازل ہوا ہے چونکہ آپ کل عالم کے نبی تھے، تمام دنیا کے اندھیروں کو روشنی میں بدلنے والے تھے، پس اس نور کا ایک فیض عام سب دنیا میں پہنچنا لازم تھا۔ اور وہ فیض عام صرف مذہب سے تعلق نہیں رکھتا تھا بلکہ دنیا کے امور سے بھی تعلق رکھتا تھا یہ ایک دعویٰ ہے کوئی کہہ سکتا ہے اس کا ثبوت کیا ہے، اس کے ثبوت سے تو قرآن بھرا پڑا ہے۔ میں نے چند دن پہلے درس میں بھی یہ بیان کیا تھا۔ وہ تمام امور دنیاوی ترقیات سے تعلق رکھنے والے جنہوں نے آئندہ زمانوں میں ظاہر ہونا تھا۔ ان کی خبر قرآن کریم میں دے کر اس بات کو ثابت کر دیا گیا کہ یہ سارے فیوض محمد مصطفیٰؐ کے فیض سے ہیں۔ اور وہ روشنی جو آپ پر نازل ہوئی ہے وہ لیلۃ القدر کا نور جو آپؐ کے دل پر اترا ہے وہ کل عالم کے لئے ہے۔ تم اس کے ظاہری فیوض سے تو فائدہ اٹھاؤ گے اور ہم ابھی مطلع کر دیتے ہیں کہ ایسی ایسی برکتیں اور ایسے ایسے فیوض تمہیں نصیب ہوں گے جو تمہاری دنیا کو بنا دیں گے مگر اگر اصل نور سے محروم رہو تو بڑی محرومی ہے۔ پس اس مضمون کو ان آیات کے تعلق میں پڑھیں تو دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عارفانہ کلام کل عالم کو روشنی سے بھرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ روشنی جو قرآن سے لیتے ہیں اور ہمیں دکھاتے ہیں موجود تھی مگر پہلے دکھائی نہیں دیتی تھی اچانک آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نئے مضامین انسان کو عطا ہوتے ہیں۔

پس ایک معنی تو یہ ہے جو مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ باقی دنیا جن علوم فیض پاتی ہے ایک نئے دور سے فیض پاتی ہے وہ بھی دراصل فیض نبوت ہی ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال کے بعد آج تک یہ سلسلہ جاری ہے اور ایک بھی ایسا دور نہیں جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود نہ ہو، اسے کیسے اتفاق قرار دیا جا سکتا ہے۔ ہر دور بتا رہا ہے کہ تم محمد رسول اللہ کے مرہون منت ہو لیکن پہچانتے نہیں ہو۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو محمدؐ رسول اللہ سے باندھنے کے لئے خصوصاً آخری زمانہ میں جو انکشافات ہیں ان کو محمدؐ رسول اللہ کا فیض سمجھانے کی خاطر فرمایا۔

BOTTLING PLANT
FULLY AUTOMATIC FILLING & SEALING MACHINE
ALWID-MATADOR D MODEL 1986
ROW DOSING SYSTEM, UNIVERSAL - D
8 FILL STATION 1 HEAD, SEAL SYSTEM
OUTPUT: 2000 BOTTLE-HOUR, FILLING VENTIL DIAM. 15MM
VOLUME: CAPACITY UPTO 1,0 LITER
EACH SIDE 1 METRE CONVEYER BELT
FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:
2nd HAND MAC
BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY
TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا۝ (سورہ الزلزال)

وہ زمانہ جبکہ زمین اپنے خزانے اگل دے گی اور اپنے اسرار کھول دے گی دنیا پر۔ وہ زمانہ جب کہ زمین اپنے راز بیان کرنے لگے گی۔ کیوں ایسا ہوگا اس لئے کہ اے محمدؐ " بان ربک اوحیٰ لھا" اس لئے کہ تیرے رب نے اس پر وحی کی ہے۔ تیری وحی کی تائید میں وہ بولے اور اپنے راز دنیا پر کھولے۔ پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات میں دیکھیں کیسے سب پیش گوئیاں مرکوز ہوئیں جس کے لئے کسی انسانی تائید کی ضرورت نہیں، خدا خود تائید فرما رہا ہے۔ خدا کا کلام خود بول رہا ہے۔ یہ لیلۃ القدر بہت وسیع لیلۃ القدر ہے۔ یعنی اس لیلۃ القدر کے آخر پر جو انوار کا نزول ہونا ہے وہ ہر طرف سے جو کو بھر دے گا اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ پس نزول ملائک ختم نہیں ہوگا، نزول ملائک کا وہ دور ختم ہوگا جس میں شریعت نازل ہوتی ہے اور پھر جب فجر آئے تو پھر انوار کی تو بارشیں ہونگی ہر طرف اور نور نبوت دنیا کو روشن تر کرتا چلا جائے گا۔

وہ تمام امور دنیاوی ترقیات سے تعلق رکھنے والے جنہوں نے آئندہ زمانوں میں ظاہر ہونا تھا ان کی خبر قرآن کریم میں دے کر اس بات کو ثابت کر دیا گیا کہ یہ سارے فیوض محمد مصطفیٰؐ کے فیض سے ہیں

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہم رکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اترتے رہتے ہیں جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے:۔

" تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۝

تو یہ دور ہے جو جزوی طور پر ہر نبی کے وقت ظاہر ہوتا ہے مگر اپنے درجہ کمال کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں پہنچا اور تمام امور کو اس نے گھیرے میں لے لیا، کچھ بھی باقی نہیں رکھا۔ اور لفظ سلام آپ کی وحی کے ساتھ خاص بتا رہا ہے جو دنیا میں کسی اور نبی کی وحی کے آغاز اور اس کی نوعیت کو بیان کرنے کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ کوئی ہے تو نکال کر دکھائیں۔ تمام دنیا میں وحی کے نزول کا مضمون لازماً ملتا ہے کیونکہ کثرت سے انبیاء پیدا ہوئے ہیں۔ مگر شریعت کی نوعیت بیان کرنے کی خاطر لفظ سلام یعنی خدا کا اسم سلام، خدا کا نام سلام بیان کرتے ہوئے اس شریعت کا تعارف نہیں فرمایا گیا۔

پس یہ جو سلام ہے یہ قیامت تک جاری و ساری ہے اور فرشتے اس سلام کی تائید میں ہمیشہ نازل ہوتے رہیں گے مگر انسان اپنے آپ کو اس کا اہل بنائے۔ اور اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ لیلۃ القدر کے لمحے حاصل کرنے کی کوشش کرے جو ہر رمضان مبارک میں ہمارے لئے آسمان سے پھر اتاری جاتی ہے۔ تو دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے آسانیاں بھی فرما دی ہیں۔ جو چیزیں ہماری پہنچ سے بہت بالا ہیں انہیں قریب تر فرما دیتا ہے۔ سماء الدنیا میں اللہ کا نزول یا زمین پر آسمان سے اترنا یہ معنی تو نہیں ہے کہ خدا کوئی جسمانی وجود ہے جو اوپر سے جیسے سیڑھیاں اترتے ہیں یا کوئی چیز لٹکتے ہوئے نیچے آتی ہے اس طرح خدا اترتا ہے۔ خدا تو ہر جگہ ہے اس کا نزول، نزول صفاتی ہے۔ وہ اپنی ذات کا تعارف کرانے کے لئے قریب تر آ جاتا ہے اور جسے وہ لمحے نصیب ہو جائیں اس کی پھر ساری زندگی سلام سے بھر جاتی ہے۔

پس اپنی زندگی کے تمام خدشات کو دور کرنے کے لئے یاد رکھو کہ تمام کائنات کا سلام ہمیشہ کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی کے لمحوں کے ساتھ منسوب کر دیا گیا ہے اور باندھ دیا گیا ہے۔ ایسا کہ کوئی اسے اب کاٹ کر الگ نہیں کر سکتا۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے وابستہ ہوگا۔ آپؐ کی زندگی کے ہر لمحے سے فیضیاب ہوگا اور شریعت محمدیہ نے کوئی پہلو انسانی زندگی کی دلچسپی کا نہیں چھوڑا جس کا ذکر نہ فرمایا ہو اور جہاں سلام حاصل کرنے کے طریقے نہ سمجھائے ہوں۔ اور ایک رات ایسی بھی آتی ہے جبکہ جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی کے لمحات ساری کائنات پر ہمیشہ ہمیش کے لئے چھا گئے اور ساری راتوں کو ایک دائمی روشن دن میں تبدیل کر دیا۔ اسی طرح ایک انسان اپنی ذات کے لئے اتنی کوشش تو کرے کہ ان لمحوں میں سے ایک لمحہ اس کو ایک رات کا نصیب ہو جائے جو اس کی ساری زندگی کو روشن دن میں بدل دے گا۔

پس یہاں " حتیٰ مطلع الفجر" کا معنی یہ ہو جائے گا انفرادی نوعیت سے کہ اگر تم کوشش کرو اور اس رات کے ان پاک لمحوں کی تلاش میں جدوجہد کرو اور دعائیں کرو تو بعید نہیں کہ تمہیں محمدؐ رسول اللہ کے لمحات میں سے ایک ایسا لمحہ نصیب ہو جائے جو تعلق باللہ کا ایسا لمحہ ہے جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہمیشہ تعلق باللہ رہا تو وہ ایک لمحہ ایسا ہوگا جو تمہاری ساری زندگی، اسی سالہ زندگی پر حاوی ہو جائے گا۔ اس سے زیادہ قابل قدر ہوگا، وہ زندگی اس ایک لمحے پر قربان کرنے کے لائق ٹھہرے گی۔ پس اس پہلو سے اللہ بہتر جانتا ہے کہ جو گزری ہوئی رات تھی وہی لیلۃ القدر تھی یا لیلۃ القدر اور آنے والی ہے۔ مگر بہتوں کو اللہ ضرور ایسی زندگی بخشے گا کہ اس لیلۃ القدر کے حصول کے مواقع وہ پاتے رہیں گے۔

اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نورانی لمحات نے حضرت مسیح موعودؑ کے وجود کو روشن نہ کیا ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ آپ کی وساطت سے اور آپ کے فیض سے ہم اولین سے جا ملتے

مگر جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے یہ نہ بھولیں کہ آپ ایک اور لیلۃ القدر کے دور سے گزر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جیسا کہ قرآن سے ثابت ہے اولین کو آخرین سے ملانے کا زمانہ ہے۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نورانی لمحات نے حضرت مسیح موعود کا وجود روشن نہ کیا ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ آپ کی وساطت اور آپ کے فیض سے ہم اولین سے جا ملتے۔ پس آپ کے لئے تو پھر ایک جاری دور ہے لیلۃ القدر کا۔ اس لیلۃ القدر میں آپ ایسی نیکیاں کما سکتے ہیں کہ جب قرآن کا وعدہ آپ کے حق میں پورا ہو کہ آپ دور ہوتے ہوئے بھی، زمانی فاصلوں کے لحاظ سے بھی اور جسمانی فاصلوں کے لحاظ سے بھی، پھر بھی اس زمانے کے ایسے قریب کر دئے جائیں کہ قرآن کا یہ بیان آپ کے حق میں پورا ہو کہ آخرین ہوتے ہوئے آپ اولین سے آ ملے ہیں۔

پس آپ کے لئے تو لمحات ہی لمحات ہیں۔ ایک سال کا کیا انتظار کرتے ہیں اپنی ساری زندگیوں کو لیلۃ القدر کیوں نہیں بناتے۔ کیونکہ پھر آپ کی زندگیاں ان لمحات سے بھر جائیں گی جن سے باقی لوگوں کی زندگیاں روشن ہونگی۔ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فیض آپ کی صحبت میں گزارے ہوئے لمحات سے حاصل کریں گے۔ تو اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ لیلۃ القدر کے ہر پہلو سے استفادہ کریں۔ اپنی راتوں کو بھی صبحوں میں تبدیل کر دیں اور اس دنیا کی راتوں کو بھی صبح میں تبدیل کر دیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

[خطبہ ثانیہ کے بعد اقامت الصلوٰۃ سے قبل حضور انور نے فرمایا:۔

ابھی وعدوں کو میں نے اپنے پاس بھجوانے کا اعلان نہیں کیا تھا لیکن ان لمحات سے برکت حاصل کرنے کی خاطر امام عطاء المجیب صاحب راشد نے فوری طور پر ایک چٹ بھیجی ہے کہ میں اپنی بیوی، قانتہ شاہدہ اور اپنے بیٹے عطاء المنعم اور اپنی طرف سے پانچ ہزار پاؤنڈ کا وعدہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیق بڑھائے۔ ہر اعلان ضروری نہیں ہوتا کیا جائے مگر میں اس لئے بھی کر رہا ہوں کہ ایک شخص کو شامل کرنا بھول گئے ہیں جس کا فیض پا رہے ہیں۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم۔ تو میں ان کی طرف سے ان کا نام اس میں داخل کرتا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کو بھی اس کا فیض ہمیشہ پہنچتا رہے گا۔ آیئے اب نماز پڑھ لیں۔ ———

سب سے بڑا مال دار، سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ حسین وہ ہے جس کے دل میں تقویٰ پلتا ہے

SCL

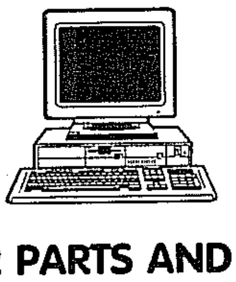

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

زمین کے کیڑے

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

۱۹۵۵ء کے لگ بھگ ایک روز ایک خیال بڑی شدت سے میرے دماغ میں پیدا ہوا کہ پیدائشی یہودی بالعموم یہودی ہی رہتا ہے۔ پیدائشی عیسائی بھی بالعموم عیسائی ہی رہتا ہے وغیرہ۔ اسی طرح پیدائشی احمدی بھی شاید اسی لئے احمدی رہتا ہے کہ وہ احمدی گھرانے میں پیدا ہوا۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا شروع کر دی۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ہی میری رہنمائی فرمائے کہ کہیں میں بھی اسی لئے تو احمدی نہیں ہوں کہ میں چار نسلوں سے احمدی ہوں۔ کئی روز تک حسب توفیق دعا کرتا رہا اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرما کر میری رہنمائی فرمائی۔

اس واقعہ کو کم و بیش ۳۰ سال ہونے کو آرہے ہیں لیکن جو واقعہ گزرا ہے وہ آج بھی ذہن میں اس طرح پر مستحضر ہے کہ گویا ابھی ابھی ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک ویران جگہ پر کھڑا ہوں جہاں پر زمین میں کیڑوں کے چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں۔ ان میں سے کیڑیاں نکلنی شروع ہوئیں پہلے چھوٹی چھوٹی کیڑیاں نکلیں۔ پھر ان سے بڑے کیڑے، پھر ان سے بڑے کیڑے اور پھر ان سے بھی بڑے۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے ان کے جسم بڑے ہوتے چلے گئے حتی کہ وہ ہاتھی ہاتھی جتنے بڑے کیڑے ہو گئے اور ان کے پر بھی لگ گئے اور انہوں نے اڑنا بھی شروع کر دیا۔ مین دل میں خوفزدہ سا ہوا۔ کہ یہ کیڑے تو ابھی مجھے کچل کر رکھ دیں گے۔ اس پر ایک آواز آئی کہ یہ مولوی ہیں۔ ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں۔

اتنا لمبا عرصہ گزرنے پر میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس نظارے کے بیان میں یا ان الفاظ کی ادائیگی میں کوئی غلطی نہیں کی ہوگی۔ لیکن یہ میں پورے وثوق اور اطمینان سے کہہ سکتا ہوں کہ نظارے اور الفاظ کا مفہوم بعینہ یہی تھا۔

اس نظارے کی تعبیر گزشتہ ۴۰ سال سے متواتر کھلتی جارہی ہے کہ وہی کیڑیاں (مولوی) جو ۱۹۵۳ء تک اتنی چھوٹی تھیں۔ کہ نہ تو اس وقت کی حکومتیں ان سے خائف ہوئیں اور نہ ہی جسٹس منیر اور جسٹس کیانی وغیرہ کی عدالتیں، آج اتنے بڑے بڑے کیڑے بن چکی ہیں جو حکومتوں کے خرچ پر دنیا بھر میں اڑتے پھر رہے ہیں۔ اور انصاف کی عدالتیں بھی ان سے خوفزدہ ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں انہی کیڑوں نے سوات اور مالاکنڈ میں مورچہ زن ہو کر پاکستانی فوج کا نہ صرف مقابلہ کیا بلکہ اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ انہی کیڑوں نے سپریم کورٹ آف پاکستان کا گھیراؤ کر کے جج صاحبان کو دھمکایا کہ اگر انہوں نے احمدیوں کے حق میں فیصلہ دیا تو یہ ا مران کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔ چنانچہ پاکستان کے وزیر داخلہ کو یہ کہنا پڑا کہ مولوی صاحبان خاطر جمع رکھیں سپریم کورٹ کو یہ جرات نہیں ہوگی کہ وہ احمدیوں کے حق میں فیصلہ دے۔ وزیر موصوف نے ان کیڑوں سے یہ وعدہ بھی کیا کہ اگر سپریم کورٹ نے ایسی غلطی کی تو وہ اپنی وزارت سے مستعفی ہو جائیں گے۔ وزیر صاحب کی یہ خوش فہمی بلاوجہ ہرگز نہیں تھی کیونکہ گزشتہ دو دہائیوں سے پاکستان کی اعلیٰ عدالتیں وزیر صاحب کی ان توقعات پر پورا اترتی چلی آرہی ہیں بلکہ اعلیٰ ترین جج صاحبان خود کو بر ملا احمدیوں کے خلاف "فریق مقدمہ" قرار دے کر بھی انہیں کے خلاف عدالت اور ججی بھی فرماتے رہے ہیں۔

وفاقی شرعی عدالت کے جج صاحبان تو یہاں تک جا چکے ہیں کہ اپنے فیصلوں میں مولویوں کے ہم نوا بن کر اپنی گالیوں تک کو عدالتی فیصلے قرار دے چکے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک کیڑے صوبائی اور وفاقی قانون ساز اداروں کے رکن اور وزیر بن چکے ہیں لیکن اپنے خواص کے لحاظ سے وہ زمین کے کیڑوں سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ کو کچلنے کے منصوبے بناتے رہتے ہیں بلکہ حکومت کے خزانوں کے بل بوتے پر اور بالخصوص اربوں روپے کے زکوٰۃ فنڈ سے ملک بھر میں فسادات بھی کرواتے رہتے ہیں۔ اگر آج انہیں یہ خوراک ملنا بند ہو جائے تو وہ واپس اپنے سوراخوں میں گھس جائیں گے۔

ان مولویوں کو کیڑے میں نہیں کہہ رہا بلکہ ان کا یہ نام خود قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خصوصیات کی بنا پر رکھا ہے۔ انہیں "دابۃ الارض" کہا گیا ہے۔ اس بات کا ثبوت کہ یہ واقعی دابۃ الارض ہیں یہ ہے کہ ان کی ساری توجہ مٹی کھانے پر ہی مرکوز ہو کر رہ گئی ہے۔ انہوں نے فساد فی سبیل اللہ ہی کو اپنا ذریعہ معاش قرار دے رکھا ہے۔ معصوم انسانوں کا گوشت اور خون ہی ان کی خوراک ہے۔ انسانیت کی ان میں رمق تک باقی نہیں رہی ہے۔

بلکہ احادیث میں انہیں "شر من تحت ادیم السماء" کا لقب دیا گیا ہے۔ گویا کہ نہ صرف زمین کے کیڑے ہیں بلکہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق بھی ہیں کیا کوئی ایسی مخلوق جو شر من تحت ادیم السماء کی مصداق نہ ہو ایسی حرکتیں کر سکتی ہے جو یہ مخلوق کر رہی ہے۔ مثلاً:

☆ فلاں احمدی کے گھر سے اللہ تعالیٰ کا نام برآمد ہوا ہے۔ لہذا اسے سزائے موت دی جائے۔

☆ فلاں احمدی نے مجھ پر سلامتی بھیجی ہے اس لئے اسے پھانسی دی جائے۔

☆ فلاں احمدی اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھتا ہوا پایا گیا ہے۔ لہذا اس کی سزا صرف سزائے موت ہے۔

☆ فلاں احمدی نے کسی غریب شخص کی صدقہ سے مدد کی ہے اس لئے وہ سزائے موت کا حقدار ہے۔

☆ فلاں احمدی نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے اس لئے اس نے ہتک رسولؐ کر کے خود کو سزائے موت کا حق دار بنا لیا ہے۔

☆ فلاں احمدی نے اللہ تعالیٰ کو ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا رسول کہا ہے اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔

☆ فلاں احمدی نے "معزز" اور "بابرکت" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس لئے اسے قتل کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔

علاوہ ازیں ان کیڑوں کا بس نہیں چل رہا وگرنہ:

☆ جو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض صاف نہیں تھی، قتل کر دیا جائے۔

☆ جو آنحضرتؐ کو حضرت علیؓ کا خسر کہے، قتل کیا جائے۔

☆ جو شخص حضور کو چرواہا کہے، قتل کیا جائے۔

☆ جو شخص حضور کا حلیہ غلط بتائے قتل کیا جائے۔

☆ جو شخص ایسے شخصوں کے قتل میں شک کرے وہ بھی قتل کیا جائے۔

☆ جو شخص توبہ کرے اسے بھی قتل کیا جائے۔

☆ جو شخص توبہ نہ کرے وہ بھی قتل کیا جائے۔

وغیرہ وغیرہ

غرضیکہ ان کیڑوں کی لکھی ہوئی کتب اس قسم کی خرافات سے بھری پڑی ہیں۔ یہ مردار خور کیڑے اگر ان کا بس چلے تو ساری دنیا کو قتل کر کے ان کا گوشت اور خون کھائیں۔

جس کیڑے کی جتنی لمبی ڈاڑھی ہوتی ہے اسی قدر وہ زیادہ مردار خور ہوتا ہے۔ لیکن کچھ عرصے سے ڈاڑھی والے کیڑوں کی کچھ اولاد ڈاڑھی کے بغیر بھی پیدا ہونی شروع ہو چکی ہے۔ یہ بن ڈاڑھے کیڑے پروفیسر، وکیل اور جج کہلواتے ہیں لیکن اپنے خواص سے فوراً پہچانے جاتے ہیں ان میں سے ایک وکیل نما کیڑا جو خود کو ۲۹۵/سی کا خالق کہتا ہے۔ اس نے ایک چھوٹی سے کتاب لکھی ہے جس میں اس نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دنیا کا ہر شخص سوائے خود اس کی ذات کے واجب القتل ہے۔ اور نعوذباللہ یہی قرآن حکیم، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے۔ اس کتاب پر علمی تبصرہ تو ایک علیحدہ مضمون کی شکل میں پیش کیا جائے گا۔ یہاں پر صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ اس نے اموی اور عباسی دور حکومت کے سرکاری مولویوں کی وضع کردہ احادیث و اقوال کا سہارا لے کر اسلام کو ایک خونی مذہب کے طور پر پیش کیا ہے اور بدقسمتی سے ہماری اعلیٰ عدالتوں کے بعض حاضر اور ریٹائرڈ جج صاحبان نے اسے اس کارنامے پر خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محمد اسماعیل قریشی صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کی تصنیف کا مرکزی نقطہ ان کا یہ خیال ہے کہ ہر مسلمان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قانون سے رجوع کئے بغیر ہی ہر شاتم رسولؐ کو قتل کر دے۔ اور اس طرح سے حسنات دارین کا حقدار قرار پائے لیکن اہانت رسول کی جو تعریف انہوں نے فرمائی ہے اس کی رو سے دنیا کا ہر فرد بشمول خود قریشی صاحب واجب القتل ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

(۱) جو شخص آنحضورؐ کو جھوٹا خیال کرتا ہے وہ شاتم رسول ہے، واجب القتل اور مباح الدم ہے۔ گویا کہ پوری غیر اسلامی دنیا واجب القتل اور مباح الدم ہے۔ کیا یورپ، کیا ایشیا اور کیا افریقہ و امریکہ وغیرہ۔

(۲) جو شخص بلاواسطہ یا بالواسطہ، اشارۃً یا کنایۃً لفظی یا دیگر بے ادبی کا مرتکب ہوتا ہے۔ مثلاً جو شخص حضورؐ کے جوتوں، لباس، طرز عمل، رہن سہن، نسب و صہر وغیرہ وغیرہ پر معترض ہوتا ہے وہ واجب القتل اور مباح الدم ہو جاتا ہے۔

بالواسطہ اعتراضات کے جواز سے عالم اسلام کے اکثر فرقے واجب القتل قرار پاتے ہیں۔

(۳) معترضین کے واجب القتل اور مباح الدم ہونے میں شک کرنے والا بھی واجب القتل ہے۔ اس طرح کروڑوں دیگر انسان بھی مباح الدم قرار پا جاتے ہیں۔

(۴) قریشی صاحب کے بقول قرآن مجید، سنت نبوی اور احادیث کے علاوہ اس فتوے کی بنیاد علماء و فقہاء کے اتحاد اور اجتہاد پر بھی ہے گویا کہ بات یہاں پر آکر ٹھہری کہ علماء و فقہاء کا اجتہاد بھی کسی شخص کو واجب القتل اور مباح الدم قرار دینے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

جب اس صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں تو ایک بھی مسلمان کہلانے والا شخص علماء و فقہاء کے دائرہ قتل سے باہر نظر نہیں آتا کیونکہ یہی علماء فقہاء بحیثیت مجموعی ایک دوسرے کو واجب القتل اور مباح الدم قرار دے چکے ہوئے ہیں۔

(۵) اور بالآخر خود اسماعیل صاحب قریشی بھی واجب القتل اور مباح الدم قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مشتاج راج ایڈووکیٹ اور عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ جن پر اہانت رسولؐ کا مقدمہ تھا، کو خود قتل نہیں کیا بلکہ مشتاج راج کی تو جان بچانے کی پوری کوشش کی اور اس میں کامیاب بھی ہوئے حالانکہ:

(۱) وہ فرما چکے ہیں کہ اگر حکومت گستاخ رسولؐ کو قتل نہ کرے تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ خود اسے قتل کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرے۔

(۲) وہ یہ بھی فرما چکے ہیں کہ جو شخص ایسے اشخاص کی قولاً یا فعلاً مدد کرے وہ بھی واجب القتل اور مباح الدم ہو جاتا ہے۔ لہذا قریشی صاحب خود بھی مشتاج راج کی جان بچانے کے جرم میں واجب القتل ہیں۔

اصل فتویٰ

قریشی صاحب نے بقول جج صاحبان ہائی کورٹس، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت جنہوں نے قریشی صاحب کے اس عدیم المثال کارنامے کو سراہا ہے۔ جو فتویٰ صادر فرمایا وہ کچھ یوں ہے:

شاتم رسولؐ (جس کی قریشیائی تعریف میں ہر مسلمان اور غیر مسلم آجاتا ہے) نہ صرف واجب القتل اور مباح الدم ہے بلکہ:

۱۔ اس کا نکاح حرام اور اولاد حرام زادی ہے۔
۲۔ اس کا نکاح زن مومنہ و کافرہ سے حرام ہے۔
۳۔ اس کے وارث صرف مولوی ہیں (کیونکہ اس کی اولاد حرام ہے)
۴۔ اس کا ذبیحہ مردار ہے۔
۵۔ اس کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔
۶۔ اس کی تجہیز و تکفین حرام ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

شر من تحت ادیم السماء

کس قدر عظیم المرتبت ہے وہ رسولؐ جس نے ۱۴۰۰ سال قبل ہمیں بتا دیا کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جبکہ علماء و فقہاء کہلانے والے "شر من تحت ادیم السماء" کے مصداق ہو جائیں گے۔ وہ نہ صرف دابۃ الارض یعنی زمین کے کیڑے ہونگے بلکہ کیڑوں میں سے ذلیل ترین کیڑے۔ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ان کیڑوں سے ہے جسے مردہ خور سیونک کہا جاتا ہے۔ جن کا کام مردہ انسانوں کے گوشت اور ہڈیوں کو کھانا ہوتا ہے۔ آج کا مولوی بھی مردار خور ہے۔ چاہتا ہے کہ ساری دنیا مر جائے تاکہ اسے اس کی خوراک میسر آسکے۔

ان کیڑوں کو اس بات سے کیا غرض کہ ان کی اس خواہش کے نتیجہ میں (نعوذباللہ) اللہ تعالیٰ ایک خونی خدا، رسولؐ ایک خونی نبی، اسلام ایک خونی مذہب، قرآن ایک خونی کتاب اور شریعت اسلام ایک خونی شریعت ثابت ہوتی ہے۔ انہیں تو بس لاش انسانی کا گوشت، جما ہوا خون اور گلی سڑی ہڈیوں کی ضرورت ہے کیونکہ یہی ان کی خوراک ہے۔

SUPPLIERS OF FROZEN AND FRIED MEAT SAMOSAS, VEGETABLE SAMOSAS,
CHICKEN SAMOSAS & LAMB BURGERS - PARTIES CATERED FOR
KHAYYAMS
280 HAYDONS ROAD, LONDON SW19 9TT - TEL: 081 543 5882

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۱۴)

کان درد، پیٹ کی ہوا اور دیگر بعض امراض کے لئے مختلف ہومیو ادویہ اور ان کے خواص کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۰ مئی ۱۹۹۴ء کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

[یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

لندن: ۱۰ مئی، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ہومیو پیتھی کی ۱۴ ویں کلاس میں مختلف ہومیو ادویہ کا ذکر کیا۔

کان درد کی دوائیں

گزشتہ کلاس کے آخر پر کان درد کے لئے بعض روز مرہ کی استعمال کی ادویہ کا ذکر جاری تھا۔ اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پلسٹیلا (Pulsatilla) کان کے درد کی فوری دواؤں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دوا ہے۔ عام طور پر بچوں کے کان درد میں پلسٹیلا کی علامت زیادہ ہے۔ اس کی علامتوں میں بچوں کا درد ناک رونا ہے۔ دانت یا ڈاڑھ درد میں غصہ زیادہ ہوتا ہے۔ کان درد میں عموماً تجربہ یہ ہے کہ اس میں نرمی اور دردناکی ہوتی ہے لیکن جن بچوں میں مشتعل ہونے کا رجحان ہو ان کے لئے پلسٹیلا نہیں بلکہ کیمو میلا (Chamomilla) کام کرے گی۔ یہ ایسی دوائیں ہیں کہ جب کام کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ منہ میں گولیاں ڈالتے ہی چند منٹ میں بچہ آرام کی نیند سو جائے گا۔ اس کا نمایاں اثر نیند کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی تیسری دوائی ایلیم سیپا- (Allium Cepa) ہے۔ اس میں آنکھیں سرخ نہیں ہوتیں جبکہ یوفریزیا (Euphrasia) کی کھانسی میں مریض رات کو سوتے میں بار بار اٹھتا ہے اور دن کے مقابلے میں رات کو زیادہ ہوتی ہے لیکن آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ نزلاتی تکلیف اگر نمایاں ہو تو ایلیم سیپا کام کرے گی۔ پہلی دو ادویہ پلسٹیلا اور کیمو میلا کام نہیں کریں گی۔

ایمونیم کارب (Amonium Carb) یہ گہری لمبی بیماری کے لئے ہے۔ اس میں کان سے بڑی خطرناک بدبو آتی ہے۔ ایسے مریضوں کو چاہئے کہ کان میں روئی رکھا کریں۔

رس گلابرا (Rhus. Glabra)

بدبو کے ذکر پر حضور انور نے فرمایا: یہ بدبوؤں کی خاص دوا ہے۔ یہ شاذ استعمال ہونے والی دوا ہے عام استعمال نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا عام ذکر نہیں ملتا۔ بعض بیماریوں کے نتیجہ میں بدبوئیں پیدا ہوتی ہیں۔ پسینہ اور سانس کے ذریعے بھی بدبوئیں نکلتی ہیں۔ بعض کے دانتوں میں بیماریوں کی وجہ سے بو ہوتی ہے۔ بو کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں۔ لیکن ایک دوا جس کا صرف بدبوؤں کے حوالے سے ذکر ملتا ہے وہ ہے رس گلابرا (Rhus Glabra) - بدبو دور کرنے میں یہ چوٹی کی دوا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کچھ عرصہ باقاعدگی سے استعمال کی جائے تو اتنی مؤثر ہوتی ہے کہ فضلے سے بھی بدبو ختم ہو جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس دوا کے اوپر مزید تحقیق کرنی چاہئے۔ فرمایا میرا خیال ہے کہ جو دوا اتنا گہرا اثر کرنے والی ہو وہ ان سب جگہوں پر اثر کرتی ہے جو بدبودار مادے جسم میں داخل کرنے والے اعضاء ہیں یا بیماریاں ہیں۔ کچھ نہ کچھ بدبو تو ہر بیماری کا حصہ ہے اس لئے ہر بیماری میں تو اسے نہیں دیا جاسکتا۔ فرمایا کہ جن بیماریوں کی علامتیں واضح ہوں وہاں صرف بدبو کی وجہ سے آپ کو دوسری طرف نہیں جانا چاہئے۔ ٹائیفائیڈ کے اسہال میں خاص بو مردار کی قسم کی ہوتی ہے۔ اس میں بپٹیشیا (Baptisia) اثر کرتی ہے۔ جن بیماریوں میں گلے کی انفیکشن اور دردیں نمایاں ہوں سوزش اور سوجن ہو اس صورت میں پیپ کے چھالے اور بو اور زردی ہو تو یہ بڑا اثر دکھاتی ہے۔

اسہال، متلی اور پیٹ کی ہوا کی ادویہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسہال، متلی اور پیٹ میں ہوا کے لئے سینکڑوں دوائیں ہیں جو استعمال ہو سکتی ہیں اس لئے بعض دواؤں کی کوئی خاص علامت آپ کو یاد رکھنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں ہومیو دوا Aloe کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی علامت پائی جاتی ہے جو لائیکو پوڈیم میں اور اس میں مشترک ہے۔ Sea Food سے اسہال ہو تو لائیکو پوڈیم (Lycopodium) کے علاوہ Aloe کی طرف بھی دھیان جانا چاہئے۔ اور جہاں یہ علامت ہو وہاں Sea Food کے بغیر بھی اسہال اور پیٹ میں ہوا کا زور ہو تو وہاں ایلو کام کرتی ہے۔ ہوا جو تمام پیٹ میں برابر تناؤ پیدا کرے تو لائیکوپوڈیم اثر کرتی ہے۔ لیکن Aloe میں ہوا کا تناؤ دائیں طرف زیادہ ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا پیٹ کی ہوا کے ذکر میں بعض لوگ تین ہومیو ادویہ اکٹھی بھی دیتے ہیں۔ انگلستان میں پیٹ میں ہوا کی بیماری عام ہے۔ یہ تین ادویہ یہ ہیں۔

(۱) کاربو ویج (Carbo Veg) جب ہوا کا دباؤ اوپر کی طرف ہو۔

(۲) لائیکو پوڈیم جب ہوا کا دباؤ نیچے کی طرف ہو۔

(۳) چائنا (China) جب سارے پیٹ میں ہوا ہو۔

فرمایا یہ علامتیں ایسی ہیں جو بہت سی دوسری دواؤں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس میں دو مسائل بھی سامنے آتے ہیں ایک یہ کہ ہوا رک کر اپھارے میں تبدیل ہو۔ دوسرے معدے اور انتڑیوں میں تشنج (Spasm) ہو تو یہ کالک (Colic) کے درد میں بھی بدل سکتی ہے۔ ان کی روک تھام کے لئے علامتوں کے مطابق علاج ہوگا اور یہ جنرل فارمولا کام نہیں کرتا۔ اگر انتڑیوں کی قدرتی حرکت میں کمی کی وجہ سے ہوا ہو تو نکس وامیکا (Nux Vomica) سب سے اچھا کام کرتی ہے۔ اگر اسہال کی بجائے ہوا میں غیر معمولی بدبو کی علامت نمایاں ہو تو رس گلابرا کی بجائے کاربو ویج اثر کرے گی۔ اس میں اوپر کی طرف دباؤ کی علامت بھی ہوتی ہے۔ چائنا پیٹ میں عمومی ہوا میں اس صورت میں مفید ہوگی جب دوسری علامات بھی ساتھ ہوں مثلاً خشکی پائی جائے۔ بعض دفعہ لعابوں میں کمی کی وجہ سے انتڑیوں میں ہوا رک جاتی ہے۔ اس کا ایسے مریضوں سے تعلق ہے جن کی انتڑیوں میں خشکی ہو۔ ہر حرکت میں درد بھی ہوتی ہو۔ سب طرف برابر درد ہو۔ ایلو (Aloe) کی علامت پیٹ میں ہوا اور اسہال اور قے۔ یہ تین چیزیں اور دواؤں کے سوا ایلو کو طلب کرتی ہیں۔ ایلو کی خاص علامت (Sea Food) سے پیدا ہونے والی ہوا ہے۔

ایلیومن (Alumen)

ایلومین یعنی پھٹکڑی، اس کی خاص علامت یہ ہے کہ Collidal Solution میں ایلیومن وہی کام کرتی ہے جیسے بجلی سے خون جم جاتا ہے۔ اور بنیادی طور پر اس کی اس صفت کی وجہ سے اس کو گندے پانی کو صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کولیڈل سے مراد ہے مثلاً جسم میں خون ہے۔ اس میں بعض ذرے معلق ہوتے ہیں یہ حل نہیں ہوتے نہ بیٹھتے ہیں بلکہ لٹک جاتے ہیں۔ ان کو کولیڈل (Collidal) کہا جاتا ہے اور جس محلول میں یہ اس طرح لٹکتے ہوئے آویزاں حالت میں پائے جاتے ہیں اس کو Colli-dal Solution کہا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خون اللہ کی ایسی تخلیق ہے کہ اس کے بغیر زندگی کی بقا ممکن نہیں تھی۔ اللہ نے ہر خون کو کولیڈل بنادیا ہے۔ خون کے سرخ اور سفید ذرے ہر فارم میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ ایلیومن جب بھی ذہن میں آئے اس کا سب سے نمایاں اثر Collidal Solution کو پھاڑنے کا اثر ہے۔ اس لئے خون کو بند کرنے میں نمایاں حصہ لیتی ہے۔ عموماً پھٹکڑی سے حجام وغیرہ خون بند کرنے کا کام لیتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایلیومن گہرے السر کے لئے ہے۔ گہرے پھوڑے جو کینسر بنتے ہوں ان کی ابتدائی سٹیج میں بہت مفید اثر کرتی ہے۔ گلے کے کینسر اور زبان کے کینسر میں فائدہ مند ہے۔ گلینڈز کا پھولنا سخت ہونا بھی اس میں شامل ہے۔ عام طور پر Lymphatic Glands پر اس کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ سر کی چوٹی پر گرمی اور دباؤ سلفر میں بھی ہے لیکن اس کا مریض سر پر کوئی چیز لگنا پسند نہیں کرتا لیکن ایلیومن میں دباؤ ہے مگر آرام بھی دباؤ سے ہی آتا ہے۔ یہ پکی علامت ایلیومن کی ہے۔ اس میں عضلاتی کمزوریاں نمایاں ہوتی ہیں۔ عضلاتی کمزوریوں میں اس کی کچھ مثال Plumbum سے ملتی ہے۔ پلمبم سکہ ہے جو گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔ سکے سے بعض دفعہ کلائی جواب دے جاتی ہے۔ مسوڑھوں پر نیلاہٹ ہوتی ہے۔ جہاں تک پلمبم کی فالجی علامات کا تعلق ہے اس میں ایلیومن اس سے بہت مشابہ ہے۔ عورتوں کی جو اعصابی کمزوریاں مثلاً انہیں بار بار تکالیف اٹھا کر بوجھ اٹھانے پڑتے ہیں ان کے لئے ایلیومن بہت اہم ہے۔

آواز وقتی طور پر بیٹھ جائے تو بوریکس Borex یا کوکا (Coca) یا آرسینک Arsenic دیں۔ جس کی آواز مستقل بیٹھی ہوئی ہو اس کے لئے ایلیومن مفید دوا ہے۔ بہت گہری بیماری میں لمبا اثر کرتی ہے تاہم عارضی شفا دینے والی بھی اچھی دوا ہے۔

ایلیومینا (Alumina)

یہ ایلیومن کا مرکزی مادہ ہے۔ آرٹیریو سکلیروسس میں یہ چوٹی کی دوا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ خون کی رگوں میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ بڑھاپے کے اثرات تیزی سے بڑھتے ہیں۔ یادداشت پر تیزی سے اثر ہوتا ہے۔ مریض تیزی سے معذور ہوتا چلا جاتا ہے۔ ذہنی لحاظ سے بھی اور جسمانی لحاظ سے بھی۔ عضلات پر اثر ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایلیومینا آپ ایسے مریض کو دیں تو بہت جلدی فائدہ کی توقع نہ رکھیں کیونکہ یہ بہت آہستہ اثر دکھاتی ہے۔ اس لئے گہری بیماریوں میں اونچی طاقت میں لمبے وقفوں کے بعد یہ دوا دیں۔ مثلاً مہینے بعد ایک ہزار یا دس ہزار کی طاقت میں دینے سے اثر ظاہر ہوگا۔ یہ Accute بیماریوں میں اثر نہیں دکھائے گی۔ مریض کو سمجھا دیں کہ جلد اثر کی توقع نہ کرے۔ سال دو سال استعمال کرے اگر فائدہ ہو تو بالکل رخ پلٹ دے گا۔ فرمایا اس کی دوسری روز مرہ کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ ایکیوٹ علامتوں میں یہ خارش میں زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ اس کی خارش پہلے ہوتی ہے اور بعد میں بھورے داغ یا کھجلی کے دانے جو بعد میں چھلکے بن جاتے ہیں۔ پہلے جلد بالکل صاف ہوتی ہے پھر خارش ہوتی ہے اور آرام کرنے کی بجائے دانے بننے شروع ہو جاتے ہیں زرد رنگ یا سفید رنگ کی پیپ کے دانے اور بعض دفعہ خون بھی نکلتا ہے۔ یہ دوسری بعض دوائیوں میں بھی ہوتا ہے لیکن اکثر بیماریوں میں پہلے آثار شدید Violent ہوتے ہیں۔ ایلیومینا میں یہ نہیں ہوتا۔

معدہ جس کا کرانک خراب ہو بعض معدے جواب دے جاتے ہیں۔ دہی یا کیلے کے سوا کچھ نہیں کھا سکتے۔ کسی دعوت میں مہمان آئیں تو الگ بیٹھے معمولی سی چیز کھا رہے ہیں۔ معدہ میں بدبو ہوتی ہے۔ کھانا پڑا سڑتا رہتا ہے۔ ہوا بھی پیدا ہوتی ہے۔ کھٹاس اور کھٹے ڈکاروں کی بھی شکایت ہوتی ہے۔ قے کے آخری حصے میں گہرا کاٹنے والا تیزاب آتا ہے۔ بواسیر کے لمبے چلنے والے زخموں میں بھی فائدہ مند ہے۔ اس میں تیزاب نمایاں چیز ہے۔ مردوں میں بھی کام آتی ہے۔ عورتوں میں بھی عورتوں کے لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ دوا ہے۔ ایسی صورت میں لیکوریا لازمی تیزابی ہوگا۔ عورتوں کے تعلق میں ایک خصوصیت اس کی یہ ہے کہ عام حالت میں اسے قبض نہیں ہوتی مگر حمل ہو تو قبض ہو جاتی ہے۔

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینجر)

بقیہ: دینی مدارس یا تخریب کاری کے اڈے ؟

دہشت گردی کے ان واقعات میں سینکڑوں بے گناہ افراد جاں بحق ہو چکے ہیں لیکن کسی کیس کے مجرموں کے پکڑے جانے اور انہیں عبرتناک سزائیں دینے کی خبر اخبارات کی زینت نہیں بنی"۔

یہ خبر ہر محب وطن پاکستانی کو چونکا دینے کے لئے کافی ہے اور اس سے آپ حکومت کی پالیسیوں کی ناکامی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ابھی بھی حکومت کے بعض کارندے بیان بازی کے شغل میں مصروف ہیں۔ چنانچہ ۷ فروری ۱۹۹۵ء کے اخبار جنگ لندن میں کالم نویس عبدالقادر صاحب اپنے آرٹیکل " یہ دینی مدارس " میں گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین کے ساتھ اخبار نویسوں کی ایک نشست کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

" گورنر نے بتایا کہ بعض مدارس ایسے ہیں جن کے مہتمم بیرونی ملکوں سے باقاعدہ مالی امداد لیتے ہیں اور ایسی مالی امدادیں بلا مقصد نہیں ہوا کرتیں۔ ہم ان مدارس کے منتظمین سے پوچھیں گے کہ وہ اپنی آمدنی کے بارہ میں تسلی کرائیں وہ مدارس جہاں اسلحہ کی تربیت دی جاتی ہے اور طلبہ کی اس طرح برین واشنگ کی جاتی ہے کہ وہ مخالف فرقے کے لوگوں کو قتل کرنا ثواب سمجھتے ہیں ان مدارس کے خلاف سخت کاروائی ہوگی۔ پھر کچھ مدارس ایسے ہیں جہاں طلبہ کو زبردستی تعلیم دی جاتی ہے اور ان پر اس قدر تشدد کیا جاتا ہے کہ ان کی کھال ادھڑ جاتی ہے، انہیں زنجیروں میں جکڑ کر رکھا جاتا ہے اور وہ مسلسل قید و بند میں رہ کر پڑھتے ہیں۔ ان ظالم اساتذہ سے بھی باز پرس ہوگی۔ علاوہ ازیں ان اخلاقی اور قومی سیاسی برائیوں کے دینی مدارس کے تعلیمی نصاب کی اصلاح بھی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ زکوٰۃ کی رقم شرعاً کسی مدرسے کو نہیں دی جا سکتی۔ یہ ان طلبہ کو دی جائے گی جو اس کے مستحق ہونگے اور اس کا باقاعدہ طریق کار ہوگا۔ ...... فرقہ پرست تنظیموں سے متعلق لوگوں کے بارے میں حکومت کو تمام معلومات حاصل ہیں اور حکومت ان کی واردات کے طریقوں اور مقاصد سے پوری طرح آگاہ ہے اور جلدی ہی ان کا صفایا کر دیا جائے گا"۔

اور حال ہی میں وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات نے اپنے بیان میں کہا:۔

" اب ملک کے بارہ کروڑ عوام ان پڑھ مولویوں کے بہکاوے میں نہیں آئیں گے کہ گزشتہ ۴۷ سال سے اسلام کے نام پر اس ملک کے عوام کا بری طرح استحصال کیا گیا...... اب عید الفطر گزر چکی ہے ایک دو روز میں علماء کے روپ میں چھپے ہوئے دہشت گردوں اور تخریب کاروں کے خلاف آپریشن ہوگا ..... کسی فرقہ کے مولوی کو ملک میں دہشت گردی، تخریب کاری، ڈاکہ زنی جیسی سنگین وارداتیں کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور نہ ہی حکومت ایسے عناصر کے ہاتھوں بلیک میل ہوگی"۔

(جنگ لندن، ۶ مارچ ۱۹۹۵ء)

ایک طرف یہ بیان بازیاں ہو رہی ہیں اور دوسری طرف ملک اس آگ میں جھلس رہا ہے۔ مذکورہ بالا کوائف پر یکجائی نظر ڈالنے سے اس آگ کے ذمہ داروں کو پہچاننا کچھ مشکل نہیں۔ شرپسند علماء کے ساتھ ساتھ مساجد اور شعائر اللہ کے تقدس کو پامال کرنے میں حکمرانوں کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ جن کے دور میں کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" احمدیوں کے سینوں سے نوچا گیا، احمدیہ مساجد سے کھرچا گیا۔ جن کے دور حکومت میں احمدیہ مسجد کو منہدم کیا گیا۔ جنہوں نے اپنی ہوس اقتدار اور ذاتی مفادات کی خاطر معصوم احمدیوں پر ظلم و ستم ڈھانے میں شرپسندوں کی حوصلہ افزائی کی۔ انہی میں سے ایک حکمران جس نے یہ آگ بھڑکائی تھی وہ خود اس آگ میں جل کر راکھ ہوا مگر افسوس ہے کہ بعد میں آنے والوں نے اس سے عبرت حاصل کرتے ہوئے تلافی مافات کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اور اب تو اصلاح کا آخری موقعہ بھی ہاتھ سے نکلتا محسوس ہوتا ہے اور پورا ملک ایک نہایت خوفناک خانہ جنگی کے دھانے پر کھڑا دکھائی دیتا ہے۔

خریداران الفضل سے گزارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

جستہ جستہ

مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب سری لنکا سے لکھتے ہیں:۔

" ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب کا مضمون "بحیرہ مردار کا تحفہ" الفضل ۱۷ فروری کی زینت بنا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کے فیض کے جاری چشمے یہاں سری لنکا میں بھی ہیں۔ اگر کوئی صاحب سری لنکا حاضری دیں تو ان کو بھی علاج جلدی امراض میں غسل کا مزہ اور شفا مل سکتا ہے۔

سری لنکا کے مشرقی ساحل پر ایک جگہ Trincomale ہے وہاں سے مغرب کی طرف ۳ میل کے فاصلے پر ایک جنگل نما پہاڑی علاقہ ہے۔ وہاں کسی زمانے میں کسی ہندو راجہ نے ایک چار دیواری کے اندر سات کنویں جو ایک کے ساتھ ایک چشمہ کی شکل میں بہتے ہیں حد بند کر کے تعمیر کئے تھے۔ ہر ایک کنواں یا چشمے کا پانی ایک سے ایک بڑھ کر حرارت میں تیز ہے اور آخری ساتواں کنواں سب سے زیادہ حرارت والا کنواں ہے۔ اس میں چاول آدھ گھنٹہ رکھیں تو پک جائیں گے۔

خاکسار نے یہ جگہ دیکھی ہے۔ عام سیاح اور خاص طور پر جلدی امراض کے مریض یہاں بار بار غسل کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی ٹیکس یا کرایہ نہیں لیا جاتا۔ بعض لوگ اس جگہ کو تقدیس کا مقام سمجھتے ہیں کوئی کاروباری بازار نہیں۔

اسی طرح پر سری لنکا کے جنوب میں Katragama ایک ہندوؤں کا مقدس مقام ہے وہاں ایک نالہ ہے یہاں تو وہ اس کو دریا کہتے ہیں بنام Manik Ganga بہتا ہے اس میں غسل کریں تو بھی جلدی امراض میں مفید سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس پانی میں بھی قدرے گندھک کی ملاوٹ ہے۔

بقیہ: ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری طبیعت اور فطرت میں ہی یہ بات نہیں کہ میں اپنے آپ کو کسی تعریف کا خواہشمند پاؤں اور اپنی عظمت کے اظہار سے خوش ہوں۔ میں ہمیشہ انکساری اور گمنامی کی زندگی پسند کرتا ہوں لیکن یہ میرے اختیار اور طاقت سے باہر تھا کہ خدا تعالیٰ نے خود مجھے باہر نکالا اور جس قدر میری تعریف اور بزرگی کا اظہار اس نے اپنے پاک کلام میں جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے کیا، یہ ساری تعریف اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہے۔ احمق اس بات کو نہیں سمجھ سکتا مگر سلیم الفطرت اور باریک نگاہ سے دیکھنے والا دانشمند خوب سوچ سکتا ہے کہ اس وقت واقعی ضروری تھا کہ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر ہتک کی گئی ہے اور عیسائی مذہب کے واعظوں اور منادوں نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ اس سید الکونین ؐ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں اور ایک عاجز مریم کے بچے کو خدا کی کرسی پر جا بٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت نے آپ ؐ کا جلال ظاہر کرنے کے لئے یہ مقدر کیا تھا کہ آپ ؐ کے ایک ادنیٰ غلام کو مسیح ابن مریم بنا کے دکھا دیا۔ جب آپ ؐ کی امت کا ایک فرد اتنے بڑے مدارج حاصل کر سکتا ہے تو اس سے آپ ؐ کی شان کا پتہ لگ سکتا ہے۔ پس یہاں خدا تعالیٰ نے جس قدر عظمت اس سلسلہ کی دکھائی ہے اور جو کچھ تعریف کی ہے یہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی عظمت اور جلال کے لئے ہے مگر احمق ان باتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

(ملفوظات جلد پنجم [مطبوعہ لندن] صہ ۱۲ تا ۱۵)

بقیہ: مختصرات

۵۔ یہاں برطانیہ میں اگر عورت مرد پر Rape کا الزام لگاتی ہے اور عدالت میں جھوٹی ثابت ہو جاتی ہے تو اس کو کوئی سزا نہیں دی جاتی۔ اور وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اگر سزا دی جائے تو اصل Victims سامنے آنے سے گریز کریں گے۔ اس پر تبصرہ ؟

۶۔ افریقن ممالک میں شادی کے کافی عرصہ بعد نکاح اس وقت پڑھا جاتا ہے جب مرد مہر ادا کر دے۔ اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس پر تبصرہ ؟

۷۔ ایمان اور عمل صالح کا آپس میں کیا تعلق ہے ؟

۸۔ مقام محمود سے کیا مراد ہے؟ کیا یہ وسعت پذیر ہے؟ کیا اس مقام سے اجرائے نبوت کا استدلال ہو سکتا ہے ؟

۹۔ زیورات کی زکوٰۃ کے بارہ میں بعض سوالات اور ان کے جوابات؟

۱۰۔ طاعون بھی صداقت حضرت مسیح موعود ؑ کا ایک نشان ہے۔ سو سال کے بعد اس کا دوبارہ ظہور۔ اور موجودہ دور کی طاعون یعنی ایڈز (Aids) کے بارہ میں بیان۔

(ع ۔ م ۔ ر)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری صحابی

چند سال قبل جرمنی میں ایک مجلس سوال و جواب میں ایک سوال کرنے والے نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری صحابی کون تھے؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم جہان خان صاحب ؓ کا ذکر فرمایا تھا لیکن کسی نے وہاں کوئی اور نام بھی بیان کیا۔ جس پر حضور انور نے وہیں موجود مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کو اس پر تحقیق کے لئے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے جو قطعی شہادت بھجوائی ہے وہ افادہ عام کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مؤرخ احمدیت) لکھتے ہیں:۔

" حضرت چوہدری جہان خان صاحب ؓ (مانگٹ اونچے) کے آخری صحابی ہونے کے متعلق حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ؓ کی قطعی شہادت ملی ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود ؑ کے وصال مبارک سے دو ایک روز قبل حضور ؑ کی خدمت میں پیش ہو کر خود ان کی بیعت کرائی جس کے بعد ان کے علم کے مطابق حضرت اقدس ؑ کے دست مبارک پر کسی اور کو بیعت کرنے کا شرف حاصل نہیں ہوا"۔

چنانچہ حیات قدسی، جلد سوم (صفحہ ۸۵) مطبوعہ جنوری ۱۹۵۴ء، تاج پریس حیدر آباد دکن، میں لکھا ہے:۔

" چوہدری جہان خان صاحب نے اس وقت بیعت کی جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری دفعہ لاہور تشریف لائے۔ حضور اقدس کے وصال سے ایک دو دن قبل میں نے حضور کی خدمت میں چوہدری جہان خان صاحب کو پیش کر کے ان کی بیعت کرائی اور میرے علم کے مطابق ان کے بعد اور کسی شخص کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا موقعہ نہیں ملا کیوں کہ حضور اقدس اس کے بعد اچانک بیمار ہو گئے اور پھر حضور کا وصال ہو گیا لہذا میری دانست میں چوہدری جہان خان صاحب حضرت اقدس کے آخری صحابی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب"۔

MORSONS CLOTHING
Ladies and Children Clothing
Specialists in
SCHOOL UNIFORMS
Main Showrooms:
682/4 Uxbridge Road, Hayes,
Tel: 081 573 6361/7548
Kidswear Showroom:
54 The Broadway, Ruislip Road, Greenford
Ladieswear Showrooms:
34 The Broadway, Ruislip Road, Greenford
Children and Ladieswear Showrooms:
51 High Street, Wealdstone

طب و صحت

بدبودار سانس

بہت سے لوگوں میں بدبودار سانس کی وجہ سے احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کو Halitosis کہا جاتا ہے اور یہ منہ میں موجود جراثیم جو کئی قسم کی بدبودار گیسز مثلاً ہائیڈروجن سلفائیڈ اور Methyl Mercaptan وغیرہ تیار کرتے ہیں کی خارج شدہ گیسوں سے پیدا ہوتی ہے۔

مونہہ کا لعاب نہایت عمدہ جراثیم کش ہے۔ جب یہ لعاب کم ہو جائے تو بدبو زیادہ آتی ہے۔ مثلاً صبح اٹھنے پر لعاب کم ہوتا ہے۔ اس لئے بو زیادہ ہوتی ہے۔ ناشتہ کے بعد لعاب خارج ہونے کی وجہ سے بو کم ہو جاتی ہے۔

بھوک، زیادہ گفتگو یا مونہہ سے سانس لینے سے لعاب خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے اور بدبو بڑھ جاتی ہے۔ بوڑھوں میں عمر کے ساتھ ساتھ لعاب کم ہوتا رہتا ہے جبکہ بچوں میں یہ لعاب وافر مقدار میں موجود ہونے کی وجہ سے ان کے سانس میں ہلکی سی خوشبو ہوتی ہے۔

اگر کوئی شخص مستقل اس مسئلہ کا شکار ہو تو اسے لعاب خارج کرنے والی اشیاء مثلاً لیموں ملا پانی استعمال کرتے رہنا چاہئے۔

دانتوں پر برش کرنے سے جراثیم صاف ہو جاتے ہیں لیکن اچھی طرح صفائی کے لئے زبان، تالو، اور مسوڑھے وغیرہ بھی اچھی طرح صاف کرتے رہنا چاہئے۔

بعض لوگ Mouth Wash استعمال کرتے ہیں۔ یہ عام طور پر فائدہ مند نہیں ہیں اور بعض میں چونکہ الکحل ملی ہوئی ہوتی ہے اس لئے یہ مزید خرابی کا باعث بن سکتے ہیں۔

بدبودار غذائیں مثلاً لہسن اور پیاز وغیرہ کی بدبو خون میں جذب ہو کر پھیپھڑوں کے ذریعہ سانس سے خارج ہوتی ہے۔ لہسن میں سلفر ہوتی ہے جس سے ایسی بو پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لئے کھانا ضروری نہیں ہے۔ ایک تجربے میں بچے کے پاؤں کی جلد پر لونگ ملی گئی تو وہ جلد کے مساموں کے راستہ خون میں جذب ہو کر سانس میں محسوس ہونے لگی۔ اس قسم کی غذائیں کھانے کے بعد پانی یا چائے وغیرہ زیادہ استعمال کرنی چاہئے تاکہ وہ جسم سے جلد خارج ہو سکیں۔ بعض لوگ پیپر منٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے دو بدبوئیں مل کر مسئلہ کو اور گھمبیر بنا دیتی ہیں۔

بعض لوگوں میں ایک کیمیکل Trimethylam-inuria کی بیماری پائی جاتی ہے اور ان کے سانس سے مچھلی جیسی بو آتی ہے۔ اس کی وجہ غذا میں ایک جزو Choline کے استعمال کرنے سے ہے۔ عام طور پر Choline بڑی آنت میں جا کر Trimethylamine میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جہاں موجود Enzyme اسے ایک بے بو کیمیکل میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ بعض لوگوں میں یہ اینزائم کم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے Trimethylamine اصلی حالت میں برقرار رہتا ہے اور مچھلی جیسی بو کا سبب بنتا ہے۔ ایسے لوگوں کو کولین پر مشتمل غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ڈائٹنگ کے دوران جب چربی استعمال ہوتی ہے تو Acctone بنتا ہے یہ بھی منہ کی بدبو کا سبب بنتا ہے۔

بعض افراد ہر قسم کا علاج کروا چکنے کے باوجود بھی Halitosis سے نجات نہیں پا سکے۔ نئی تحقیق کے مطابق ان کی زبان کے پچھلے حصہ میں کروڑوں کی تعداد میں ایسے جراثیم رہتے ہیں جو سلفر پیدا کرتے ہیں۔ اب ڈاکٹرز ایسے مریضوں کو کلورین ڈائی آکسائیڈ سے کلیاں کرنے کی ہدایت دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ زبان صاف کرنے کے لئے ایک سکریپر استعمال کیا جاتا ہے جس سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

جراثیم سے پاک زبان کی نشانی اس کہ چمکدار گلابی رنگ ہے۔ اگر سفید رنگ کی جھلی زبان پر موجود ہو تو اس کا مطلب ہے کہ کروڑوں جراثیم اس میں پرورش پا رہے ہیں۔

سانس کی بدبو بعض بیماریوں کی نشان دہی بھی کرتی ہے۔ مثلاً Sinus ہونے کی صورت میں دو وجوہات سے بدبو پیدا ہونے کا امکان ہے۔ ایک تو ناک بند ہونے کی وجہ سے آدمی مونہہ سانس نہیں لیتا ہے جو لعاب کو خشک کرتا ہے۔ دوسرے بعض انفیکشن ایسی ہوتی ہیں جن میں جراثیم سلفر تیار کرتے ہیں جو بدبو کا موجب ہے۔ معدے کے ہرنیا سے بھی بدبو آنے لگتی ہے۔

بعض ادویات مثلاً انٹی ہسٹامین، ڈی کنجسٹرز، انٹی ڈیپریسنٹ، ٹرنکولائزرز، ڈائی یوریٹکس، انٹی ہائپر ٹینسوز وغیرہ لعاب خشک کرنے کی وجہ سے منہ کی بدبو کا باعث بنتی ہیں۔ بعض خواتین میں ایام کے آغاز میں ایسا ہوتا ہے۔ بہرحال اس مسئلہ کے حل کے لئے منہ کی صفائی اور لعاب کی مقدار کا موجود رہنا بہت ضروری ہے۔

(ماخوذ از ریڈرز ڈائجسٹ نومبر ۱۹۹۴ء)

اسلام نے پاکیزگی اور صفائی پر بہت زور دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدبودار چیزیں مثلاً لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا۔ منہ کی صفائی اور پاکیزگی کے لئے بھی آپ کی بہت تاکید ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں انہیں ہر نماز سے پہلے مسواک کا حکم دیتا۔ اگر پانچ دفعہ نمازوں کے وقت اچھی طرح سے وضو کیا جائے اور دانتوں اور منہ کی صفائی کے ساتھ غذا کے استعمال سے متعلق رسول اللہؐ کی فرمودہ ہدایات پر عمل کیا جائے تو انسان ایسی بہت سی تکلیفوں سے نجات پا سکتا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوایئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینیجر)

NEW AND SECOND-HAND SPARES
SPECIALISTS IN JAPANESE CARS ALL MODELS
TJ AUTO SPARES
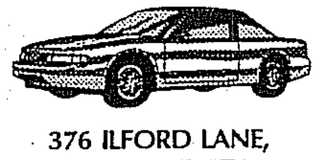
376 ILFORD LANE,
ILFORD, ESSEX
081 478 7851

دنیائے مذاہب

پوپ کو برطرف کرنے کا وقت آپہنچا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان ۔ آسٹریلیا)

مذکورہ بالا عنوان کے تحت سڈنی مارننگ ہیرلڈ (۳۰ مئی ۱۹۹۵ء) میں اس کے کالم نگار Jim McClelland کا مضمون پوپ جان پال دوئم کی یہاں آمد کے موقع پر شائع ہوا جس کی بعض باتیں قابل غور ہیں۔

مضمون نگار لکھتا ہے کہ ایک سروے کے مطابق ۱۹۶۰ء کی دہائی میں چرچوں میں ساٹھ فیصد کیتھولک جایا کرتے تھے۔ ۱۹۸۶ء میں جب پوپ پچھلی دفعہ یہاں آئے تو یہ تعداد گر کر ۲۵ فیصد ہو چکی تھی اور اب ۱۹۹۵ء میں شہر کے بڑے حصوں میں ۲۰ فیصد اور بعض حصوں میں ۱۰ فیصد رہ گئی ہے۔ کیتھولک اسکولوں کے ۹۰ فیصد طلباء اسکولوں سے فارغ ہونے کے ایک سال کے اندر اندر چرچ جانا چھوڑ دیتے ہیں۔ تقریباً تمام مذہبی ادارے حالت نزع میں ہیں۔ دنیا بھر میں جو طلباء ان کے مذہبی تعلیمی اداروں کے سپرد کئے جاتے ہیں ان کے خلاف انہیں کے اساتذہ کی جنسی زیادتیوں کے انکشاف کے واقعات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اس سے یہ سبق حاصل کرنا چاہئے کہ تجرد کی زندگی واقفین پر ایسا شدید جنسی دباؤ ڈالتی ہے جو ان بچوں کے لئے سخت خطرہ کا موجب بنتی ہے جن کو ان کے والدین نے ان کی تحویل میں دیا ہوا ہوتا ہے اس کا صرف یہی حل ہے کہ تجرد کی زندگی کو ایسے تمام تعلیمی اداروں سے ختم کر دیا جائے۔

ان باتوں کو درج کرتے ہوئے مضمون نگار لکھتا ہے کہ یہ تصور کرنا مشکل نہیں کہ اگر کسی پبلک ادارہ کے سربراہ کے بارہ میں اس قسم کی دھندلکوں سے پر رپورٹ کوئی آڈیٹر کسی ادارہ کے سالانہ اجلاس میں پیش کرے تو اس کا کیا حشر ہو۔

آخر پر مضمون نگار لکھتا ہے کہ دنیا کو تباہی کا جتنا خطرہ اب لاحق ہے ایسا کبھی نہ تھا۔ گرین ہاؤس اثر۔ جنگلات کی لوٹ مار۔ بے کاری اور سب سے بڑھ کر دنیا کی ہر آن بڑھتی ہوئی آبادی جیسے عظیم خطرات درپیش ہیں۔ اس پر پوپ کا مانع حمل کاروائیوں کے خلاف بار بار زور دینا انسانیت کے خلاف ایک جرم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر اس موضوع پر پوپ کی تعلیم پر عالمی طور پر عمل شروع ہو جائے تو دنیا کے مصائب انسانی تصورات سے بھی آگے نکل جائیں۔ یہ تو خوش قسمتی کی بات ہے کہ وہ لوگ بھی جو پکے کیتھولک ہیں پوپ کی اس تعلیم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اندریں حالات موجودہ عہدیدار کے تحت پاپائیت کرہ ارضی کے مستقبل کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔

ہم اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے پوپ جانیں اور ان کے پیرو کار۔

سنکیانگ کی ممیاں

چین کے صوبہ سنکیانگ میں ۱۹۷۸ء میں سینکڑوں ایسی قبریں دریافت ہوئیں جن میں دفنائے گئے مردے اگرچہ ۱۲۰۰ سے لے کر دو ہزار قبل مسیح کے زمانہ کے تھے لیکن ان کی نعشیں حیرت انگیز طور پر گلنے سے محفوظ رہی تھیں۔ یہ تیان شان کے علاقہ سے جو کاشغر اور اروچی کے درمیان ہے، ملیں۔ ان کے محفوظ رہنے کی وجہ ان کے حنوط شدہ ہونے کی بجائے خشک ہو جانے سے ہے۔

ایک اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ ان کے نقوش یوروپین لوگوں سے ملتے ہیں۔ سنہرے بال اور سفید رنگ والے یہ لوگ کہاں سے آئے؟ یہ ایک معمہ ہے جسے حل کرنے کے لئے ماہرین عمرانیات کام کر رہے ہیں۔

اب تک ۱۱۳ قبریں دریافت ہو چکی ہیں اور شاید اتنی ہی اور ہوں۔ ان کے ساتھ سامان وغیرہ بھی نکلا ہے اور ان کے لباس میں چمڑے کے کوٹ اور جوتے اور اون اور فیلٹ سے بنے ہوئے ایسے کپڑے شامل ہیں جن کے بننے کے لئے کافی ترقی یافتہ Looms درکار ہیں۔

ادویات میں بھی یہ لوگ ماہر معلوم دیتے ہیں۔ ایک آدمی کو گھوڑے کے بال سے ٹانکے لگائے گئے ہیں۔

ان کے سامان میں پہیہ بھی ملا ہے۔ تین تختوں کو برابر جوڑ کر ایک دائرہ میں کاٹ کر یہ لوگ پہیہ بناتے تھے۔ تین ہزار سال قبل مسیح میں یوکرائن میں بھی اسی قسم کے پہیے ملے ہیں۔ اس کے علاوہ گھڑ سواری کا بہت عمدہ سامان بھی یہ تیار کرتے تھے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ لوگ یورپ سے آئے تھے؟ تیسری صدی عیسوی تک وسط ایشیا میں ایک انڈویورپین زبان Tocharian بولی جاتی تھی۔ اس کے آثار اروچی اور کاشغر کے درمیان غاروں میں ملتے ہیں اور غاروں کے ان خاکوں میں سنہرے بالوں اور یورپین چہرے والے رؤسا کے خاکے بھی ملتے ہیں۔

آج کل اس علاقہ میں Uyghar نسل کے لوگ آباد ہیں جن کے بال سنہرے اور رنگ سفید ہیں۔ اب ماہرین ان نعشوں سے حاصل کئے جانے والے D. N. A. ٹیسٹ کر رہے ہیں جو پھر مقامی لوگوں پر بھی کیا جائے گا۔ ہو سکتا ہے اس ٹیسٹ میں موجودہ لوگوں اور نعشوں میں کوئی تعلق ثابت ہو جائے۔

(ماخوذ از ریڈرز ڈائجسٹ ستمبر ۱۹۹۴ء)

حدیثِ نبویؐ

اَلدِّینُ النَّصِیحَةُ

دین کا خلاصہ خیرخواہی ہے

ASIAN AND ENGLISH JEWELLERY
BEST DISCOUNTS
MEDINA
JEWELLERS
VAT REGISTERED
1 CALARENDEN ROAD
WHALLY RANGE
MANCHESTER M16 8LB
061 232 0526

نئی سائنسی ایجادات

(محمد زکریا ورک ۔ کینیڈا)

ہائی ٹیک دودھ اور گائے

کینیڈا میں گائے کو انوائرنمنٹ فرینڈلی (Environment Friendly) بنانے کے لئے ملک کے دراالحکومت آٹوا میں موجود ایک فارم پر ایک گائے پر مختلف تجربات کئے جارہے ہیں۔ سائنس دان کوئی ایسا طریقہ یا دوا یا خوراک بنانا چاہتے ہیں جس سے گائے میتھین گیس پیدا کرنا کم کر دے۔ چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں گائے اپنے جسم سے (۶۰۰) چھ صدلیٹر میتھین (Methane) گیس خارج کرتی ہے۔ یہ گیس مجموعی طور پر کرہ ارض کے درجہ حرارت کو بڑھانے میں مضر ثابت ہو رہی ہے۔ گائے کے نظام ہاضمہ سے ملتے جلتے نظام رکھنے والے جانور ہماری فضا میں ۲۰ فیصد میتھین گیس خارج کرتے ہیں۔ میتھین جملہ گیسوں میں سے ایک "گرین ہاؤس گیس" ہے جس کی بناء پر زمین کا درجہ حرارت رفتہ رفتہ خطرناک حد تک بڑھ رہا ہے۔

ہول اسٹین (Holstein) نسل سے تعلق رکھنے والی اس گائے کو عرف عام میں Betsy کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کی پہچان کے لئے اس کے کان پر ایک نمبر ۱۱۷ ۔ ۹۰ ۔ ۵ کا کارڈ (Tag) آویزاں ہے۔ بیسویں صدی کے جدید شعبہ سائنس جینیات میں ریسرچ کے طفیل یہ گائے اس کی خوراک میں تبدیلی کے باعث میتھین گیس کم پیدا کرے گی اور دودھ زیادہ دینا شروع کر دے گی۔ Betsy کو اس کرہ ارض کا مکین بنے صرف چار سال ہوئے ہیں اس کی خوراک میں پروٹین کم استعمال کرنے سے یہ گیس کم خارج کرنے کے علاوہ، اس کا دودھ چکنائیت میں کم نیز اس کے گوشت میں کولسٹرول بھی کم ہوگا۔ گائے کی سبز رنگ کی خوراک میں بکٹیریا اور Fungi کے مہین ٹکڑے شامل کئے گئے ہیں تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اس خوراک کے باعث یہ اب روزانہ ۴۰ کیلو گرام دودھ دیتی ہے۔

کینیڈا کے وفاقی شعبہ زراعت میں سائنس دان اس وقت مندرجہ ذیل ہائی ٹیک فوڈ بنانے میں شب و روز مصروف عمل ہیں:۔

☆ لو میتھین گائے (Low Mathane Cow : سائنس دانوں کا خیال ہے کہ وہ گائے کے معدہ میں موجود بکٹیریا کو جینیاتی طور پر بدل سکتے ہیں اس کی بناء پر گائے میتھین گیس کم پیدا کرے گی اور دودھ پہلے سے زیادہ پیدا کرے گی۔

☆ لو فیٹ ملک (Low Fat Milk : سائنس دانوں نے ایک نیا پروٹین ایجاد کیا ہے جس سے چوپائے خوراک کو اب آسانی سے ہضم کر سکیں گے اور یوں ان کے جسم سے کم چکنائی والا دودھ پیدا ہوگا۔ اس پروٹین کو مارکیٹ میں آنے کے لئے تین سال لگیں گے۔ چونکہ ایسے جانوروں کے جسم میں کولیسٹرول کم ہوگا اس لئے ایسی خوراک کو ڈیزائنر فوڈ (Designer Food) کا نام دیا گیا ہے۔

☆ اوس سے مزاحمت رکھنے والی فصلیں: سائنس دان کینیڈ میں Winter Wheat کے جین spring wheat میں ڈال کر گندم اگانے کا موسم بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یوں گندم کے جین بدلنے سے یہ اوس کے خلاف مزاحمت پیدا کر لے گی اسی طرح ایسے ٹماٹر بھی بنائے جارہے ہیں جو Freez-Resistant ہونگے۔

☆ دودھ کے لئے نیا B S T ہارمون:۔ جینیٹک انجنیرنگ سے بنایا جانے والا جدید ہارمون Bovine Somoto Trophin گائے کے جسم میں ڈالنے سے دودھ کی پروڈکشن ۲۵ فیصد بڑھ جاتی ہے۔ امریکہ میں ایسا دودھ مارکیٹ میں اب دستیاب ہے ۔ کینیڈا میں ایسا دودھ ۱۹۹۵ء میں شاید وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد آ جائے گا۔

☆ نیا ٹماٹر Flavr—Savr : جینیات کے عمل سے بننے والا نیا ٹماٹر اب زیادہ دیر تک سرخ رہے گا اور سڑنے گلنے میں اب دیر لگے گی۔ یہ ٹماٹر امریکہ میں مارکیٹ میں آگیا ہے۔ اب امریکہ کی گرم آب و ہوا والی ریاستوں سے ٹماٹروں کو ٹرکوں میں لاد کر اور گیس دے کر سرخ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

—○○—

سورج کی طرح روشنی دینے والا سلفر بلب

امریکہ کی وفاقی وزارت توانائی نے مستقبل کے روشنی کے بلب کو ایک نئی روشنی میں ابھی سے دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ آف انرجی کے لائٹ ریسرچ سیکشن کے پروگرام منیجر کا کہنا ہے کہ موجودہ روشنی کے بلب اور فلوریسنٹ ٹیوب کی جگہ مستقبل قریب میں نیا سلفر بلب زیادہ پائیدار اور سستا ہوگا۔ یہ بلب Electrodless ہوگا یعنی روشنی پیدا کرنے کے لئے اس کے اندر کسی عنصر کے جلنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس بلب سے اس قدر کثیر مقدار میں روشنی پیدا ہوگی کہ مستقبل کے کمپیوٹروں ہائی ٹیک مشینوں کے چھوٹے چھوٹے سرکٹ دیکھنے کے لئے یہ روشنی نہایت ضروری ہوگی۔ اس نئے بلب کے استعمال سے مشینوں میں کوالٹی کنٹرول بھی اچھی ہو جائے گی۔

مستقبل کے اس نئے بلب کو امریکہ کی ایک کمپنی فیوژن لائٹنگ آف راک ویل، میری لینڈ نے ایجاد کیا ہے۔ اس بلب کے اندر آرگن (Argon) اور ذرا سا سلفر کا ایلیمنٹ کوارز کے بنے ہوئے بلب میں مفید ہوگا۔ اس بلب کے اندر سے جب ۲ء۴۵ بلین سائیکلز فی سیکنڈ مائیکرو ویو شعاعوں کو گزارا گیا تو بلب کے اندر سے سورج کی شعاعوں کے مانند تیز و تند روشنی خارج ہوئی۔ یہ بلب روشنی پرانے اصول کے مطابق پیدا کرے گا یعنی ایٹم کے اندر الیکٹرون کے انرجی لیول کو عارضی طور پر تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ الیکٹرون ایٹم کے مرکزے کے اندر مسلسل گھومنے کے دوران انرجی کی مختلف حالتوں میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

جب ایٹم کو خارجی طور پر توانائی سے توڑا جائے تو الیکٹرون کے اندر انرجی لیول بڑھ جاتا ہے ۔ اس کی مثال بجلی کے روشن بلب کے اندر حرارت یا نارتھرن لائٹ (Aurora Borealius) میں سولر پارٹیکلز نیز سلفر بلب کے اندر مائیکرو ویو سے دی جا سکتی ہے۔ ایٹم کے اندر توانائی کا یہ لیول غیر فطری ہوتا ہے اور جلد ہی نارمل حالت میں آ جاتا ہے۔ اس نارمل حالت کے آنے میں ایکسٹرا توانائی فوٹان (Photon) کی صورت میں ایٹم سے خارج ہوتی ہے فوٹان روشنی کا سب سے چھوٹا انفرادی یونٹ ہوتا ہے۔

سلفر کا نیا بلب Golf Ball کے سائز کا ہوگا جو موجودہ ۱۰۰ روشنی کے بلبوں کے برابر روشنی پیدا کر سکے گا۔ بلب میں جو آرگن گیس استعمال ہوگی وہ زمین کے اندر سے ہماری فضا میں آتی ہے اور ہماری فضا میں صرف ایک فیصد ہوتی ہے۔ یہ گیس دوسری گیسوں جیسے ہیلیئم (Helium)، نی آن (Neon)، کرپٹان (Krypton) اور ایکسی نان (Xenon) کی طرح بے ضرر گیسوں میں شمار ہوتی ہے۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ مستقبل قریب میں تمام بلب Electrodless ہونگے ۔ یہ بلب سورج کی طرح روشنی خارج کرتا ہے۔

—○○—

چیچنیا

سوویت یونین کی ایک ریاست

(ہدایت زمانی)

چیچنیا سوویت یونین کی وہ ریاست ہے جس نے نومبر ۱۹۹۱ء میں اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا تھا۔ اس کی کل آبادی ایک کروڑ تیس لاکھ کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے اور رقبہ ۷۳۵۰ مربع میل ہے۔ گروزنی اس کا دارالخلافہ ہے۔ اس علاقے میں تیل کے وسیع ذخائر موجود ہیں ملک میں انجنیرنگ ورکس، کیمیکل فیکٹریاں، بلڈنگ میٹیریل کے کارخانے اور پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں میں بند کرنے کی صنعتیں ہیں۔ سب سے بڑی انڈسٹری ٹمبر Timber انڈسٹری ہے لکڑی کا کام نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ فرنیچر تیار کرنے میں علاقہ مشہور ہے۔

ملک میں ۵۴۵ سکول ہیں جن میں ۲۵۹۰۰۰ طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ۱۲ ٹیکنیکل کالج ہیں جن میں ۱۳۹۰۰ طالب علم اور تین اعلیٰ تعلیمی ادارے ہیں جہاں ۱۶۵۰۰ طالب علم تعلیم پا رہے ہیں۔

زمانہ قدیم میں عربی رسم الخط رائج تھا مگر ۱۹۲۷ء میں اسے ختم کر کے رومن رسم الخط کو رائج کیا گیا مگر اسے بھی ۱۹۳۸ء میں خیرباد کہہ دیا گیا اور Cyrillic رسم الخط استعمال ہونے لگا مگر ۱۹۹۲ء میں دوبارہ رومن رسم الخط کو اپنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ملک میں کل ۳۶۷۶ ڈاکٹر ہیں اور ہسپتالوں میں صرف ۱۳۵۰۰ مریضوں کے لئے بستروں کا انتظام ہے۔

جنگی اعتبار سے ملک بہت کمزور ہے۔ ملک کے ۹۹ فیصد لوگ مسلمان ہیں۔ ایک ائرپورٹ ہے جو مکمل تباہ ہو چکا ہے اور کل بارہ ہزار فوجی بتائے جاتے ہیں۔ ائرفورس برائے نام ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چیچنیا میں اس وقت تک ۲۵ ہزار سے زائد لوگ ہلاک اور ایک لاکھ سے زائد گھروں سے بے گھر ہو چکے ہیں۔ جبکہ روسی فوجیوں کی تعداد جو ہلاک ہوئے ۵۰۰۰ بتائی جاتی ہے۔ بوزنیا کی طرح چیچنیا کے معاملہ میں بھی مغربی ممالک کی بے حسی واضح ہے۔ پچھلے دنوں میونخ (جرمنی) میں ایک اعلیٰ سطح کی سیکورٹی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ایک ایم۔ پی Sergei Yushento نے مغربی ممالک کی اس معاملہ میں سرد مہری پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان ممالک کو مزید خون بہانے کا انتظار کئے بغیر یہ بات سمجھ جانی چاہئے کہ سابقہ روس کے علاقوں میں ہونے والے واقعات کسی ملک کے اندرونی معاملات نہیں ہیں اور نہ ہی انہیں صرف انسانی حقوق کی پامالی کی بدترین مثالیں قرار دے کر ان سے بے رخی کا اظہار کرنا درست ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیچنیا کا سانحہ پوری انسانیت کے خلاف ایک بھیانک جرم ہے اس لئے مغربی ممالک کو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی راہ سوچنی چاہئے۔

اہلسنّت والجماعت کون ہے

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک عمدہ نکتہ بیان کیا۔ فرمایا۔ میں نے ایک سنی مولوی سے پوچھا کہ تم اہلسنت والجماعت بنتے ہو۔ تمہارا امام کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ کئی ایک لوگ امام ہیں۔ میں نے کہا کہ امام تو ایک ہی ہوتا ہے اور وہ تمہارے درمیان کوئی نہیں اس واسطے تمہیں اہل سنت والجماعت کہلانے کا کوئی حق نہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں ایک ہی مذہبی جماعت (احمدیہ) ہے جو اپنا ایک امام رکھتی ہے ورنہ تمام دوسری جماعتیں شخصی ہیں۔ ان کا کوئی پیشوا نہیں۔ آپس میں "قلوبھم شتی" (الحشر۔۱۵) کا مصداق بن رہے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم [طبع جدید] ص ۲۲۰)

Kenssy
Fried Chicken
TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
FROPRIETOR: MASOOD HAYAT

1 HOUR
PHOTO PRINTS
SET A PRINT
246, WIMBLEDON PARK
ROAD, SOUTHFIELDS,
LONDON SW18
PHONE 081 780 0081

مکتوب آسٹریلیا

خبریں و تبصرے

(چوہدری خالد سیف اللہ خان ۔ نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

آسٹریلیا کی جیل کے شب و روز

یوں لگتا ہے کہ مغربی معاشرہ مقتولوں اور مظلوموں کی نسبت قاتلوں اور مجرموں کے ساتھ زیادہ ہمدردی رکھتا ہے۔ یہاں کی جیلوں کی سہولتیں تھری اسٹار ہوٹلوں کے برابر سمجھی جاتی ہیں اور ایک قیدی پر ۴۵ ہزار ڈالر سالانہ سے زائد خرچ آتا ہے۔ جبکہ ایک عام آدمی ۳۵۰ ڈالر ہفتہ کے کماتا ہے۔ یہاں کے اخبار نے چند ماہ قبل "گرافٹن جیل" جسے یہاں Grafton Correctional Centre کا نام دیا جاتا ہے کا ایک دن کا پروگرام شائع کیا تھا جس کو پڑھ کر ایک عورت نے اخبار کو دردناک خط لکھا کہ ایک تو میری چھوٹی معصوم بچی کو اغوا کیا گیا، اس سے زیادتی کی گئی اور جان سے مار دیا گیا اور دوسری طرف مجھے حکومت مجبور کرتی ہے کہ میں اس کے قاتل کو جیل میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کے لئے ٹیکس بھی ادا کروں۔ بہرحال یہ ہے سوچنے کی بات۔

اب گرافٹن جیل کا روزانہ کا پروگرام دیکھیں۔

صبح ۰۰۔ ۷: کمروں سے نکلیں، اکٹھے ہوں اور ناشتہ کریں۔

۳۰۔ ۷: بعض قیدی پورا دن اور بعض دن کا کچھ حصہ کام کرتے ہیں۔ ناشتہ کے بعد کام شروع ہوتا ہے۔

۰۰۔ ۹: اپنے اپنے کاموں پر ہوتے ہیں اور ساتھ ہی عزیز و احباب سے ملاقاتیں شروع ہوتی ہیں۔

۳۰۔ ۱۱: پارٹ ٹائم کام کرنے والے کام جلد ختم کر کے احاطہ میں جمع ہوتے ہیں اور دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں۔

۳۰۔ ۱۲: پورا دن کام کرنے والے پھر کام پر چلے جاتے ہیں۔

۰۰۔ ۳: ملاقاتوں کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

۳۰۔ ۳: قیدی کام ختم کرتے ہیں اور پھر تربیتی امور اور تفریح کرتے ہیں۔

۳۰۔ ۵: شام کو پھر اکٹھے ہوتے ہیں اور شام کا کھانا کھا کر اپنے اپنے کمروں میں چلے جاتے ہیں۔

۰۰۔ ۶: پرائیویٹ کمرے کا پروگرام شروع ہوتا ہے۔ کھانے کا مینو حسب ذیل ہے۔

ناشتہ: کارن فلیک ۔ جئی کا رول (Rolled Oats) ٹوسٹ، جام۔

لنچ: سینڈوچ۔ مکھن۔ انڈے۔ تازہ فروٹ۔

ڈنر: روسٹ گائے کا گوشت (Braised Beef) چھلکے ہوئے ابلے ہوئے آلو۔ سبزیاں، گرلڈ ٹماٹر، بعد میں میٹھی ڈش جیسے چاکلیٹ، چاول، میٹھا دہی وغیرہ۔

اخبار میں مذکورہ بالا پروگرام اور کھانوں کا مینو دیکھ کر کئی ایک کے دل جیل میں جانے کو اچھلتے ہوں گے۔ بے کاری الاؤنس سے تقریباً چار گنا خرچ ہر فرد پر حکومت کا اٹھتا ہے۔ کچھ کھلنڈرے کھیل تفریح میں ہی جرائم کرتے ہیں بلکہ جان سے مار دیتے ہیں کیونکہ جیل میں زندگی اکثر اس سے بہتر ہوتی ہے جو وہ باہر گزارتے ہیں۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے زیر اہتمام

جلسہ بانیان مذاہب

مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۹۵ء کو جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے زیر اہتمام جلسہ بانیان مذاہب منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر سڈنی میں موجود مختلف مذاہب کے سربراہان یا ان کے نمائندے شریک ہوئے جن میں مسلمان، عیسائی، ہندو، زرتشتی اور یہودی شامل تھے۔ سکھ مقرر کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ کل حاضری ۲۱۵ تھی جن میں ۹۲ غیر مسلم شامل تھے۔ چونکہ اقوام متحدہ نے ۱۹۹۵ء کو (Tolerance) کا سال قرار دیا ہے۔ لہذا سبھی مقررین نے اپنے اپنے مذہب کی رو سے غیروں کو برداشت کرنے کی تعلیم کا تذکرہ کیا۔ لیکن ایک مقرر جو ایک عیسائی ادارہ کے ڈائریکٹر ہیں انہوں نے عام موضوع سے ہٹ کر یہ کہا کہ مجھے جماعت احمدیہ کے صلح کن رویہ اور Tolerance کا جو تجربہ انگلینڈ اور سڈنی میں ہوا ہے اور اس جماعت نے اسلام کی جو تصویر اس سلسلہ میں پیش کی ہے میں اس کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ کئی مقرروں نے اس بات کی تعریف بھی کی کہ سڈنی میں یہ واحد اجتماع ہے جہاں اتنے مختلف مذاہب کے لوگ اس بھائی چارہ کی فضاء میں اکٹھے ہوئے ہیں۔

مہمانوں نے مسجد اور لائبریری دیکھی اور کئی ایک نے لائبریری سے کتابیں پڑھنے کے لئے لیں یا خریدیں۔ غیر مسلم مہمان عورتیں احمدی مستورات سے مل کر اسلامی رسم و رواج اور کلچر کے بارہ میں پوچھتی رہیں اور متاثر ہوئیں۔

تقریب کے آخر پر سبھی حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

—— • —— • ——

واقفین نو کے والدین کے لئے

ضروری اعلان

تمام ایسے احباب جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر وقف نو کا فارم پر کرنے کے بعد ان کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو تو فوری طور پر شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) کو اطلاع بھجوائیں۔ اطلاع دیتے وقت "حوالہ نمبر وقف نو" ضرور تحریر کریں تا کہ ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ مرکزی ریکارڈ میں اندراج مکمل ہونا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مکمل پتہ ضرور درج ہونا چاہئے اور جب بھی پتہ تبدیل ہو اس کی اطلاع ضرور دی جانی چاہئے۔

اطلاع بھجوانے کا پتہ:

Incharge Waqfe Nau, (Central)
16 Gressenhall Road
London SW18 5QL
United Kingdom

(انچارج تحریک وقف نو۔ مرکزیہ)
(لندن)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London
7th April 1995 - 20th April 1995

FRIDAY 7TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 EUROFILE Huzoor's interview by a reporter from Galway Advertiser
12:30 Japanese Programme
1:00 NEWS
1:20 FRIDAY SERMON(repeat)
2:30 MTA VARIETY Correct pronunciation of Durres-Sameen Lesson 12 Part 4
3:00 MULAQAT with Urdu speaking friends(repeat)
4:00 Speech "Da'wat-e-Ilallah" by Maulana Abdul Wahab sahib
4:50 Tomorrow's Programmes

SATURDAY 8TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 EUROFILE Q/A session of Khalifatul Masih IV with Lajna on 19/3/95 Part 1
1:00 NEWS
1:30 Around the globe Documentary about the Promised Messiah
2:00 Children's Corner Mulaqat with Huzoor (repeat)
3:00 MTA VARIETY German Programme
3.30 Turkish Programme Introduction of Ahmadiyyat
4:00 LIQAA MA'AL ARAB
4:50 Tomorrow's programmes

SUNDAY 9TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 EUROFILE Q/A session of Khalifatul Masih IV with Lajna on 19/3/95 Part 2
1:00 NEWS
1:30 Around the globe-
2:00 MULAQAT with Khalifatul Masih IV (repeat)
3:00 Letter from London (Repeat)
3:30 MTA VARIETY German Programme
4:30 Children's Corner Games from Pakistan
4:50 Tomorrow's programmes

MONDAY 10TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 EUROFILE Address by Khalifatul Masih IV on 6/7/86
1:00 NEWS
2:00 NATURAL CURE Homeopathy Lesson No.15 (repeat)
3:00 MTA VARIETY German programme Q/A with Khalifatul Masih IV at Zurich on 3/6/87
4:00 Children's Corner
4:50 Tomorrow's Programmes

TUESDAY 11TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 Medical Matters
12:30 EUROFILE Q/A with Khalifatul Masih IV (repeat)
1:00 NEWS
1:30 Around the Globe
2:00 NATURAL CURE Homeopathy Lesson No.16 (repeat)
3:00 MTA LIFESTYLE Al-Maidah : Cooking lesson
3:30 MTA VARIETY
4:00 Children's Corner
4:50 Tomorrow's Programmes

WEDNESDAY 12TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 EUROFILE Address by Khalifatul Masih IV on 5/9/93
1:00 NEWS
1:30 Around the Globe
2:00 Tarjamatul-Quran Class No.15 (Repeat)
3:00 MTA VARIETY
4:00 Children's Corner
4:50 Tomorrow's Programmes

THURSDAY 13TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 Medical Matters
12:30 EUROFILE Q/A with Khalifatul Masih IV on 25/4/86
1:00 NEWS
1:30 Around the Globe
2:00 Tarjamatul-Quran Class No.16 (Repeat)
3:00 MTA VARIETY Speech by Nasir Mehmood sahib on "Holy Prophet (saw)"
4:00 LIQAA MA'AL ARAB Huzoor meets Arab friends
4:50 Tomorrow's Programmes

FRIDAY 14TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 EUROFILE Speech by Imam Ataul Mujeeb sahib on Tarbiyyat
12:30 Japanese Programme
1:00 NEWS
1:30 Around the globe FRIDAY SERMON of Hadhrat Khalifatul Masih IV of 3/4/1987 (Repeat)
2:30 MTA VARIETY Correct pronunciation of Durres-Sameen Lesson 12 Part 5
3:00 MULAQAT Repeat of 6/1/1995
4:00 MTA VARIETY Hadhrat Abu Bakr's(pbuh) love for the Holy Prophet (saw)
4:50 Tomorrow's Programmes

SATURDAY 15TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 EUROFILE Speech by Muzaffar sahib "Upholding the values of Islam in the West"
1:00 NEWS
1:30 Around the globe Tour of Norway
2:00 Children's Corner Mulaqat with Huzoor (Repeat)
3:00 MTA VARIETY German Programme "Ilyas Munir sahib with National Majlis Lajna Imaillah Germany"
4:00 LIQAA MA'AL ARAB
4:50 Tomorrow's programmes

SUNDAY 16TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 EUROFILE Q/A session of Khalifatul Masih IV held on 27/5/1989
1:00 NEWS
1:30 Around the globe
2:00 MULAQAT Repeat of 13/1/1995
3:00 Letter from London (Repeat)
3:30 MTA VARIETY German Programmes
1. Discussion of Istanbul's killing- Interview of Hassan Bulut (Turkish Language)
2. "Ahmadiyyat- the Real Islam" in Bosnian
4:30 Children's Corner Qaseedah by Nasirat
4:50 Tomorrow's programmes

MONDAY 17TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 EUROFILE Q/A session with Khalifatul Masih IV on 6/7/86 at Islamabad, U.K.
1:00 NEWS
1:30 Around the globe
2:00 NATURAL CURE Homeopathy Lesson No.17
3:00 MTA VARIETY German programme
1."Introduction to Ahmadiyyat" in Turkish
2."Ahmadiyya Organisational system" in Bosnian
4:00 Children's Corner
4:50 Tomorrow's Programmes

TUESDAY 18TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 Medical Matters(Repeat)
12:30 EUROFILE Q/A with Khalifatul Masih IV on 6/11/1993 Part 1
1:00 NEWS
1:30 Around the Globe
2:00 NATURAL CURE Homeopathy Lesson No.18
3:00 MTA LIFESTYLE Al-Maidah : Cooking lesson 4
3:30 MTA VARIETY Speech by Naseem Mehdi sahib
4:00 Children's Corner
4:50 Tomorrow's Programmes

WEDNESDAY 19TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:30 EUROFILE Q/A with Khalifatul Masih IV on 6/11/1993 Part 2
1:00 NEWS
1:30 Around the Globe
2:00 Tarjamatul-Quran Class No.17 (Repeat)
3:00 MTA VARIETY Interview of Maulana Mohammad Ahmad Jalil
4:00 Children's Corner
4:50 Tomorrow's Programmes

THURSDAY 20TH APRIL

11:30 Tilawat
11:45 Hadith
12:00 Medical Matters
12:30 EUROFILE Speech by M. Muzaffar sahib on 4/9/1992
1:00 NEWS
1:30 Around the Globe
2:00 Tarjamatul-Quran Class No.18 (Repeat)
3:00 MTA VARIETY
1."Isteqaam-e-Din - Hadhrat Abu Bakr (pbuh)
2.Speech by Shaikh Nasir Ahmad
4:00 LIQAA MA'AL ARAB
4:50 Tomorrow's Programmes

** Programmes or their timing may change without further notice.

PLEASE NOTE

Due to various reasons we have not been able to start the "Learning Languages with Huzoor" programmes as published earlier. Insha Allah, we will start these programmes as soon as possible. Details will be broadcast daily on MTA.

Al Fazl International Weekly, London
16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095
Vol. 2 Friday, April 7, 1995 No. 14

شذرات

(م۔ا۔ح)

گزشتہ دنوں پاکستان میں دو مسیحیوں کو اہانت رسول کے الزام میں موت کی سزا اور اپیل میں عدم ثبوت کی بناء پر بریت کے واقعہ پر جہاں ملک اور بیرون ملک بہت سے دانشوروں اور مفکرین نے اس کالے قانون کی مذمت کی ہے وہاں ملک کی باشعور وزیر اعظم نے بھی اس تعزیر پر افسوس اور رنج کا اظہار کیا تھا۔ اس پر شرپسند عناصر نے تو شور مچانا ہی تھا پر ملک کے ایک سابق وفاقی وزیر مذہبی امور، اوقاف اور حج اور فی الوقت سینیٹر سب پر سبقت لے گئے ہیں۔ پہلے تو انہوں نے اپنے کھینچے ہوئے دائرہ اسلام سے انہیں خارج کیا ہے پھر توبہ و استغفار کی تلقین کی ہے اور ناک رگڑنے پر معافی دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ صاحب ہیں مولانا عبدالستار خان نیازی جو پاکستان کی ایک بھاری بھرکم سیاسی اور مذہبی شخصیت ہیں۔ سیاست میں ان کا انداز ماسٹر تارا سنگھ والا ہے اور مذہبی جوش و خروش میں یہ مذہبی سکھوں سے بھی آگے ہیں۔ محترمہ بے نظیر سے انہیں ویسے بھی کچھ پرخاش ہے اور اس سے قبل کئی بار ان کی روشن خیالی اور سیکولرازم کی طرف جھکاؤ کی وجہ سے انہیں کافر، مرتد اور بے دین قرار دے کر ان کا نکاح توڑ چکے ہیں۔ چونکہ ان کا کام ہی درفنطنیاں اور شوشے چھوڑنا ہے اس لئے لوگ اب انہیں کچھ زیادہ خاطر میں نہیں لاتے اور انہیں معذور سمجھ کر آگے گزر جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا نیازی صاحب نے دنیا بھر کے اسلامی ممالک میں نفاذ اسلام کے لئے ایک چارٹر مرتب کیا تھا۔ عربی انگریزی میں ترجمہ کر کے ہر طرف پھیلایا گیا۔ ہمیں بھی ایک انگریزی اخبار میں اسے دیکھنے کا موقعہ ملا اور اندازہ ہوا کہ لوگ خاموش کیوں ہیں۔ فوراً دوڑ کر ان کے گرد (بیعت یا سنگسار کرنے کے لئے) جمع کیوں نہیں ہو گئے۔ ہم نے بس اتنا ہی ضروری سمجھا کہ اسی انگریزی اخبار میں ان کے "اسلامی نظام حکومت کے فرمان" کا پول کھول دیں اور عبرت کے لئے اس کی کچھ دھجیاں محفوظ کر لیں۔ اس تحریر میں جہالت اس طرح ٹھاٹھیں مار رہی تھی جیسے بدر رو میں بلبلے اچھلتے ہیں۔ اس چارٹر پر تبصرہ کا نہ یہ محل ہے اور نہ یہ اس تحریر کا مقصد ہے۔ ان کے مبلغ علم کا اندازہ صرف اس ایک بات سے لگالیں کہ بنیاد پرستی کے ضمن میں نظریہ ارتقاء کے بارے میں لکھا ہے کہ "حیاتیاتی ارتقاء کا مطلب یہ ہے کہ بندر اور گدھے انسان کے آباء تھے اور انسان ان حقیر جانوروں کی اولاد ہے"۔

ان جیسے خیالات والے انسان کو کچھ کہنا بڑی زیادتی ہوگی۔ اگر پڑھ لکھ کر بھی یہ علم و فہم سے تہی رہنا چاہتے ہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ یہ بچے یا بیمار تو نہیں کہ دانش و آگہی کو چمچ میں ڈال کر ان کے منہ میں ڈالا جائے یا انگوٹھے کے زور سے ان کے حلق میں اتارا جائے۔ انہیں اندھیروں میں جینے دو اور اندھیروں میں آگے جانے دو کہ یہ اس سے مانوس ہیں۔ روشنی ہوئی تو چند ھیاتے سے مرجائیں گے۔

ہم ان کی بوالعجبیوں اور بوالہوسیوں پر مزید کچھ کہنے سے گریز کرتے ہوئے اپنے قارئین کو ان کا کچھ مزید تعارف کرا دیتے ہیں تاکہ جو لوگ انہیں مرفوع الحال سمجھتے ہیں (اور اس کے ثبوت میں ہمارے پاس مطبوعہ تحریریں محفوظ ہیں) ان کا موقف سمجھ میں آ سکے۔ یوں بھی الفضل انٹرنیشنل کے پاکیزہ صفحات ایسے لوگوں کے ذاتی حالات اور عوامی کردار کی تفاصیل کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

ان کی پہچان کے لئے نئی نسل کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ وہی ہستی ہیں جنہوں نے ۱۹۵۳ء کے احمدیہ مخالف فسادات کے دوران مسجد وزیر خان لاہور میں مورچہ لگایا تھا اور مسجد کے میناروں پر بندھے ہوئے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ مارشل لاء کے ضابطوں کے مقابل پر عوام اور حکومت کے ملازمین کے نام اپنے فرامین جاری کر کے انہیں بغاوت پر اکساتے تھے۔ مسجد میں قلعہ بندی کے دوران ہی اس کے دروازے پر معروف شیعہ ڈی۔ ایس۔ پی۔ فردوس شاہ کو ہلاک کیا گیا اور ان کے ساتھی پولیس اہل کاروں کو زدوکوب کر کے ان کی ہڈیاں توڑی گئی تھیں۔ جب مارشل لاء کے عسکریوں نے ان کا محاصرہ کیا تو مولانا نے ڈاڑھی مونچھ منڈوائی اور ایک روایت کے مطابق کفن لپیٹ کر میت بن گئے اور ان کے حواری ان کے جنازہ کو قبرستان میانی لے گئے جہاں سے یہ مردہ فرار ہو گیا۔ (دیگ میں چھپ کر نکلنے والی افواہ ان کی غیر معمولی جسامت کے باعث ٹھیک نہیں بیٹھتی)۔ جب اگلے روز قصور سے گرفتار ہوئے تو اخبارات میں ان کی بے ریش و بروت تصویر شائع ہوئی تھی اور ایک اردو اخبار نے ان کی دو تصویریں چھاپ کر ان کے بارے میں "استعمال سے پہلے اور استعمال کے بعد" کی پھبتی کسی تھی۔

اور یہ وہی حضرت ہیں جنہوں نے پاکستانی شہریوں کے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا کھڑاگ رچایا تھا اور غیر مسلموں کے احتجاج پر انہیں یقین دلایا تھا کہ یہ خانہ ہندو، سکھ، بدھوں اور عیسائیوں سے کسی امتیازی سلوک کے لئے نہیں رکھا گیا بلکہ احمدیوں کو پکڑ کر ذمی بنانے یا مرتد قرار دینے کے لئے ہے۔ اس لئے عیسائی وغیرہ پریشان نہ ہوں۔ وہ تو ہمارے بھائی اور برابر کے شہری ہیں۔

یوں تو ان کے پاس ایم۔ اے۔ کی ڈگری ہے مگر اپنی شباہت اور جھکاؤ کی وجہ سے مولانا کے لقب سے معروف ہیں۔ عقائد کے لحاظ سے کٹر بریلوی ہیں لیکن اپنی افتاد طبع کے باعث نورانی کی جمیعت علمائے پاکستان یا طاہر القادری کی منہاج القرآن تنظیموں سے وفاداری میں استواری کے پابند نہ ہو سکے اس لئے اب اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنا کر اس میں خود ہی بانگ دیتے ہیں، آپ ہی امام بنتے ہیں اور خود ہی مقتدی۔ یعنی ہر لحاظ سے خود کفیل ہیں۔ اپنے مشن (جو کچھ بھی ان کے ذہن میں ہے) میں یکسوئی اور لگن کا عالم یہ ہے کہ آج تک شادی کی فرصت نہیں ملی۔ ایک کتاب "اتحاد بین المسلمین" کے مصنف ہیں مگر اس میں بھی اپنے سوا باقی سب کو غیر مسلم اور زندیق ٹھہرایا ہے۔ یہی تھے جن کے بارے میں کوثر نیازی نے کہا تھا کہ کسی بھی "اتحاد بین المسلمین" کانفرنس کے بعد اگر یہ اور نورانی میاں اپنے انتخابی اتحادی مولانا فضل الرحمان یا سمیع الحق (جو دیوبندی ہیں) کے پیچھے نماز پڑھ لیں (اور بعد میں اس کی قضاء نہ کریں) تو یہ (کوثر نیازی) ہمیشہ کے لئے سیاست چھوڑ دیں گے۔

لہٰذا اس قسم کے سادہ لوح اور بے ضرر بزرگوں کے فتووں پر جزبز ہونا یا ان کے اسلامی چارٹروں کو سنجیدگی سے لینا کسی ہوشمند کے لئے مناسب نہیں۔ یہ تو اس جنس سے ہیں کہ ایک بار گزر گئے تو "ڈھونڈو گے انہیں ملکوں ملکوں، ملنے کے نہیں نایاب ہیں یہ" بن جائیں گے۔ یا بقول مجید لاہوری مرحوم، ان کے لوح مزار پر

"دوسرا مجھ سا کوئی لا نہ سکے گی دنیا"

لکھا جائے گا۔

شکر نعمت

(سید مبشر احمد ایاز)

ذرا تصور کریں ایک ایسے انسانی جسم کا جو بظاہر تو تندرست و توانا نظر آتا ہے لیکن بے حس و حرکت پڑا ہوا ہو۔ ایک سر کٹا انسان، سر بریدہ لاش، کتنا ڈراؤنا اور بھیانک منظر ہے اور اس خوف اور وحشت کے ساتھ ساتھ اس کی بے بسی اور بے چارگی کا کیا عالم ہو گا۔ اس عالم میں جہاں وہ خود بے بسی اور بے چارگی کا نظارہ پیش کرے اس کے ساتھ ساتھ وہ دوسروں کے لئے خوفناک اور ڈراؤنے بھوت کے علاوہ ایک عبرتناک وجود بن کر سامنے آتا ہے۔

یہ بات تو صرف ایک ایسے انسان کی ہے جس کا سر کٹا ہوا ہو لیکن اگر اس طرح کے ہزاروں انسان ہمیں نظر آئیں، قوموں کی قومیں دکھائی دیں تو روئے زمین پر کیسا خوفناک نظارہ ہوگا اور ایسے نظارے تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ وہ لوگ، وہ قومیں جو خلافت سے محروم ہیں وہ سر کٹے ہوئے انسانوں کی طرح ہی تو ہیں، سر بریدہ لاشے ہیں۔ بے بس، بے حس، سراسیمہ، حیران و پریشان، خود بھی سہمے ہوئے اور دوسروں کے لئے عبرت کا سامان لئے ہوئے۔ خلیج کی جنگ ہو یا بوزنیا کی قیامت، کشمیری ہوں یا فلسطینی، ان تمام مظلوموں اور مجبوروں پر ایک قیامت ٹوٹنے کے باوجود ایک لاش کی طرح بے حس و حرکت اور لاچار و بے بس کروڑوں مسلمان جو درجنوں اسلامی ممالک میں رہائش پذیر ہیں۔ چشم بصیرت سے دیکھیں تو یہ چلتے پھرتے انسان واقعی سر بریدہ لاشیں نظر آتی ہیں۔ کیونکہ یہ خلافت کے تاج سے، خلافت کے "سر" سے، خلافت کی نعمت سے محروم ہیں اور ان سارے دردناک مناظر اور اس بے بسی اور بے چارگی کو دیکھ کر ہم موازنہ کریں تو محسوس ہو گا کہ خلافت کتنی بڑی نعمت ہے۔ ایسی نعمت کہ جس کے ملنے کی انتظار میں تیرہ سو سال سے نسلوں کی نسلیں اپنی آنکھوں میں انتظار کی شمعیں جلائے قبروں میں گم ہو گئیں اور اب بھی اگر ان لوگوں کو کوئی عافیت کا حصار نظر آتا ہے تو خلافت میں نظر آتا ہے۔ لیکن یہ نعمت ان کے حصہ میں نہیں آ سکی اور ہماری کتنی بڑی خوش قسمتی ہے اور سعادت مندی ہے کہ اللہ نے محض اپنے فضل اور رحم سے ہمیں اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا۔

پس آیئے اس نعمت کا شکر ادا کریں۔ اپنے دل سے، اپنی زبان سے، اپنے جسم کے انگ انگ سے، پور پور سے، اس خدائے بزرگ و برتر کی حمد کے ترانے گائیں۔ خدا کے حضور خلیفۃ المسیح کی صحت و سلامتی اور اس کی تائید و نصرت کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے پیارے امام اور پیارے آقا کے خدا نما چہرے کی سلامتی کے لئے دعائیں کریں۔ اس کے "دیدار" کی دعائیں کریں اور خدا کے شکر کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ خلیفۃ المسیح کے ہر حکم پر دل و جان سے عمل کرنے کی سعی کریں اور خلافت کے دائمی رہنے اور اس کی برکات سے ہمیشہ متمتع ہونے کی دعائیں ہر آن کرتے رہیں۔ آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایک وصیت پر اپنی گزارشات کو ختم کرتا ہوں جو ایک پر معارف وصیت بھی ہے اور نصیحت بھی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے، تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو اور میری اولاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کی اولاد کو بھی، ان کے خاندان کے عہد یاد دلاتے رہو۔ احمدیت کے مبلغ اسلام کے سچے سپاہی ثابت ہوں اور اس دنیا میں خدائے قدوس کے کارندے بنیں۔

(بحوالہ الفضل ۲۳ نومبر ۱۹۶۵ء صہ ۳)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

Designing & Setting by Khalifa Rawahuddin Ahmad